صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 08 دسمبر 2020ء بمطابق 22 ربیع الثانی 1442 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلرَّحمٰنُ O عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ O خَلَقَ الْاِنْسَانَ O عَلَّمَهُ الْبَیَانَ O اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ O وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ O وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ O اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ O وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ O وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ O فِیْهَا فَاکِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے۔اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔اور اسے بولنا سکھایا۔سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لئے بنایا۔اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 9014، جناب خوشدل خان صاحب، فی الحال پینڈنگ رکھ لیتے ہیں۔ کوئسچن نمبر 9040، میر کلام صاحب۔ کوئسچن نمبر 9161، شاہدہ صاحبہ۔ کوئسچن نمبر 9262، سرداراورنگزیب نلوٹھا صاحب۔ کوئسچن نمبر 9157، جناب رنجیت سنگھ۔ کوئسچن نمبر 9172، بلاول آفریدی صاحب۔ کوئسچن نمبر 9314، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔ جی پلیز محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی شاہدہ بی بی صاحبہ، 9161، چلیں پہلے 9161 کرلیں۔ شاہدہ صاحبہ!

* 9161 _ محترمہ شاہدہ: کیاوزیرمال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان میں ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہوا، اب بھی ملی بھگت سے جعلی انتقالات کا کام جاری ہے، جعلی انتقالات کرنے میں ملوث ارکان کے خلاف حکومت کیا کارروائی کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر مال واملاک): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع مردان میں ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے، ضلع مردان میں ریکارڈ مال کی کمپیوٹرائزیشن کا عمل جو کہ کمپیوٹرائزیشن آف ریونیو ریکارڈ کے پراجیکٹ کے فیز-I میں شامل تھا 28/03/2015 کو تکمیل پا چکا ہے، کمپیوٹرائزیشن کے بعد ضلع بھر میں تین عوامی ترسیلات سنٹرز سروسز ڈیلیوری سنٹرز قائم کئے گئے ہیں جن کے ذریعہ دیگر خدمات فردات وغیرہ کے علاوہ انتقالات کی سروس مہیا کی جاتی ہے۔ کمپیوٹرائزیشن کے عمل کے بعد سابقہ تحریری عمل کے ذریعے یعنی (Manual) طرز پر انتقالات نہیں کئے جا سکتے، لہذا یہ تاثر غلط ہے کہ اب بھی (Manual) طریقے سے جعلی انتقالات ہو رہے ہیں کیونکہ کمپیوٹرائزیشن میں بائع اور مشتری کی بائیو میٹرک تصدیق ہوتی ہے اور نادرا کے تصدیقی ڈسک بھی ان مراکز میں قائم ہیں جو اپنے تصدیقی عمل یعنی (NADRA versus) کے ذریعے بائع اور مشتری کی مکمل تصدیق کرتے ہیں۔

محترمہ شاہدہ: شکریہ سپیکر صاحب، میرا جو سوال ہے، میں مطمئن نہیں ہوں، اس لئے کہ کمپیوٹرائزیشن تو ہوئی ہے لیکن میں خود اس سے متاثر ہوں، اس کا عملہ کلئیر نہیں ہے، میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ وہاں تمام ثبوت حقائق کے ساتھ پیش ہوں۔

Mr. Speaker: Minister for Revenue.

وزیر برائے مال و املاک: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، مردان ایسا واحد ڈسٹرکٹ ہے جو کہ 2015 میں اس کا سارا سسٹم کمپیوٹرائزڈ ہو گیا ہے، اس کے ایس ڈی سی سنٹرز بنے ہوئے ہیں، سروسز ڈیلیوری سنٹرز بنے ہوئے ہیں اور اب تو اس میں مینول انتقال تو ہو ہی نہیں سکتے، نہ ان کا جو خدشہ ہے یہ بالکل بے بنیاد ہے، جواب دیکھ لیں، اس میں لکھا ہے کمپیوٹرائزڈ سسٹم کمپلیٹ ہو گیا ہے، اب تو جو بھی فرد ہو گا، انتقال ہوں گے، جو بھی ہوں گے وہ ریونیو سنٹر میں جائیں گے، وہاں سے اپنی کاپی ریسیو کریں گے، اگر کسی کو کوئی اعتراض ہے تو اے ڈی سی کی اس میں ڈیوٹی لگی ہوئی ہے، ہر ڈسٹرکٹ میں اس کے ساتھ آپ اس کو بتا سکتے ہیں، وہ اس کی ویری فکیشن کے بعد اگر کوئی ایسا ہو جبکہ ہے نہیں، مردان میں چونکہ 2015 سے یہ سسٹم شروع ہو گیا ہے، کمپیوٹرائزڈ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی شاہدہ صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ: جی بالکل، اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ یہ کمپیوٹرائزڈ ہو گیا ہے لیکن ہمارے مردان میں تو ایسا ہے کہ لینڈ مافیا آیا ہوا ہے جو لوگوں کی زمینیں اپنے نام کرتے ہیں اور پھر اس پہ قبضہ کر لیتے ہیں، اس کے ساتھ اس سے میں بھی متاثر ہوں، لہذا میری درخواست ہے کہ یہ کمیٹی میں بھیجیں تاکہ میں یہ سب کچھ حقائق کے ساتھ پیش کروں، اس لئے کہ آپ کو میں سب کچھ بتا دوں، آپ کو سب کچھ میں کہہ دوں کہ اس طرح ہمارے ساتھ ہوا ہے، اس لئے کہ یہ لوگ کافی زیادہ پیسے دے کر لوگوں کے جو انتقالات ہیں وہ بدل دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر مال و املاک): جناب سپیکر، چونکہ میں نے تو کہا کہ یہ پہلا ڈسٹرکٹ ہے اس صوبے میں جو کمپیوٹرائزڈ ہو گیا ہے تو اس کا سارا ریونیو سنٹر، تین ڈیلیوری سنٹرز ہیں اس کے، اس میں ساری شکایت وغیرہ جو بھی آپ بالکل جائیں تو داخل کرتے ہیں لیکن اس کی تصحیح ہو جاتی ہے، اس میں اے ڈی سی اس پر سارا کام کرتا ہے، ادھر تحصیل پٹواری یہ سب مل کر اگر ان کا کوئی Specific ہے، علیحدہ کوئی بات ہے تو لے آئیں، ایک سپیشل کیس میں ان کو بٹھا دیتا ہوں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، اگر اپنی تسلی

کرنا چاہتے ہیں، میں ڈی ایل آر کو کہہ دیتا ہوں کہ ان کے ساتھ بیٹھ جائے گا، میں اپنے آفس میں بٹھا دوں گا، جیسے بھی یہ کہتی ہیں اگر کچھ سپیشل ان کا کوئسچن ہے، باقی Overall تو اس میں ان کا کوئی مسئلہ ہے ہی نہیں کہ پورے ڈسٹرکٹ میں کمپیوٹرائزڈ سسٹم کمپلیٹ ہو چکا ہے 2015 سے اور Effectively وہ کام کر رہا ہے، تو اس میں مینول ہو ہی نہیں سکتا، وہ سسٹم بند ہو گیا تھا۔

جناب سپیکر: شاہدہ صاحبہ، کنسرنڈ منسٹر صاحب یہ کہتے ہیں کہ آپ کی جو کمپلینٹ ہے میرے پاس لے آئیں، وہ اس کو پرسنلی دیکھ لیں گے اور He will resolve your issue otherwise یہ کمپیوٹرائزیشن ہو چکی ہے، اب جب کمپیوٹرائز ہو جائیں چیزیں تو پھر یہ مینول انتقالات ہو نہیں سکتے لیکن If you have some proof, you may talk to the concerned Minster and he will resolve your issue ان شاءاللہ تعالیٰ۔

محترمہ شاہدہ: میں یہ کہتی ہوں کہ یہ کمیٹی میں چلا جائے، میں اس کو پروف بتا دوں گی اس لئے کہ جو کمپیوٹر سے انتقالات نکالتے ہیں تو وہ پھر پٹواری ان لوگوں کے نام کر دیتے ہیں، کمپیوٹرائزڈ میں تو ٹھیک ہوتے ہیں لیکن اس سے انتقالات چوری کر کے اس میں وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ ٹائم رکھ لیں اور پھر ان کے آفس چلے جائیں تو بتا دیں۔۔۔۔

محترمہ شاہدہ: اسے کمیٹی میں بھیجیں تو مجھے۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو ٹائم دے دیتے ہیں، ٹھیک ہے ٹائم دے دیتے ہیں لودھی صاحب۔ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، کوئسچن نمبر 9314۔

* 9314 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ اوقاف کے پاس صوبے میں کل کتنی زمینیں اور عمارتیں ہیں;

(ب) محکمہ کی کل زمین و مقامات استعمال اور اس کی آمدن کی الگ الگ تفصیل سمیت محکمہ کے پاس کل ویران اور ناقابل استعمال عمارات اور زمینوں کی تفصیل کیا ہے;

(ج) محکمہ کی کل زمین اور عمارتیں جن کے قبضے ہو چکے ہیں اور جن کے مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت یا فیصلے ہو چکے ہیں، کی بھی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی اوقاف): (الف) محکمہ اوقاف کی زمینوں اور عمارتوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ب) محکمہ کی کل زمینوں، مقامات اور اس کی آمدنی کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

یہ زمینیں زرعی اور کمرشل مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہیں، محکمہ کے پاس کوئی ویران اور ناقابل استعمال عمارات اور زمینیں نہیں ہیں۔

(ج) (i) محکمہ کی جن زمینوں اور عمارات زیر قبضہ ہیں، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) عدالتوں میں زیر التوا مقدمات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی جبکہ فیصلہ شدہ مقدمات کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جناب، یہ میرا محکمہ اوقاف سے کوئسچن تھا کہ صوبے کے اندر کل کتنی زمینیں اور عمارتیں اوقاف کے پاس ہیں؟ جس کی ڈیٹیل تو مجھے مرلوں میں دی گئی ہے لیکن عمارتوں کی ڈیٹیل نہیں ہے کہ بلڈنگ کون کونسی ہیں؟ اور دوسرا اس میں بہت اہم جو کوئسچن ہے کہ کون کونسی پراپرٹی اوقاف کی ہے جس پہ قبضہ ہے؟ تو اس کی تفصیل اگر مجھے منسٹر بتادیں کہ اس صوبے کی ٹوٹل پراپرٹی کتنی ہے جس پہ قبضہ کیا گیا ہے کیونکہ مجھے مختلف ضلعوں کا بتایا گیا ہے کہ مردان میں 5449 کنال، مانسہرہ میں 5396 کنال اور اسی طرح ایبٹ آباد میں 73 کنال مختلف ضلعوں کے حساب سے مجھے دی گئی ہیں لیکن ٹوٹل پتہ نہیں ہے بہت زیادہ ایریا ہے اور اس میں چیف سیکرٹری کی کمیٹی بھی بنی ہے لیکن اس کا ابھی تک کوئی ریزلٹ نہیں ہے، تو یہ بہت اہم ایشو ہے، اس کو کمیٹی میں جانا چاہیئے کیونکہ یہ اوقاف کی زمین ہے، ابھی تک اس پر کچھ بھی نہیں ہوا۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر اوقاف۔

<u>معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور</u>: جی، یہ محترمہ صاحبہ کو جواب دیا گیا ہے پوری تفصیل سے، اس میں جو سوال پوچھے گئے تھے اس کے مطابق اس کو پوری تفصیل، میرے خیال میں کافی لمبا جواب دیا گیا ہے لیکن اگر پھر بھی وہ مطمئن نہیں ہیں تو میری ان سے یہ درخواست ہے کہ میرے ساتھ میرے آفس میں بیٹھ کے پوری تفصیل بتادوں گا اور جو تفصیل فراہم کی گئی ہے، بالکل یہ جو ڈسٹرکٹ وائز میں نے اس کو دی ہوئی ہے لیکن پھر بھی اگر وہ چاہتی ہیں کہ اس کو پورے صوبے میں جتنی بھی زمینیں ہیں، ایگریکلچر ہیں یا جتنی زمینیں ہیں ایگریکلچر لینڈ ہے، ہمارے پاس 17801 کنال ہے اور جس میں Illegal encroachment ہے 13051 کنال اور وقف لینڈ کالو شاہ مردان میں ہے، اس کے علاوہ جو حکومت نے واگزار کرائی ہے، وہ 1451 کنال ہے اور Under litigation جو ہے وہ 732 کنال ہے، اس کے علاوہ جو وقف پراپرٹی ہے، کمرشل شاپس ہیں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order in the House. Sahibzada Sanaullah Sahib, please take your seat.

معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور: وہ 1372 یونٹس ہیں، ہاؤس اور فلیٹس ہیں وہ ساٹھ ہیں Five shrines ہیں اور 78 مساجد ہیں، باقی ریحانہ صاحبہ اگر مطمئن نہیں ہیں تو میری ان سے یہ ریکویسٹ ہے کہ وہ میرے آفس میں آئیں، ساری تفصیل ان کو دے دوں گا۔

جناب سپیکر: جی ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، یہ تو میں ڈیپارٹمنٹ کے Favour میں بات کر رہی ہوں، دیکھیں منسٹر صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ 17000 کنال ایگریکلچر لینڈ ہے، اس میں ان کا خود کہنا ہے کہ 13ہزار Occupied ہے تو میں تو Occupied area کی بات کر رہی ہوں کہ ڈسٹرکٹ وائز اگر آپ دیکھیں تو صرف مردان میں 5449 کنال ایبٹ آباد میں 73 کنال ہے، مانسہرہ میں 5396 ہے، بنوں میں ہے، ہر ضلع میں Occupied ہے، اس میں چیف سیکرٹری کی کمیٹی بھی بنی ہے لیکن ابھی تک اس کا کوئی ریزلٹ ہمارے سامنے نہیں آیا، تو اگر یہ کمیٹی کو ریفر ہو جائے یہ زمینیں، اس کا قبضہ تو چھوٹنا چاہیئے، یہ تو اوقاف کی زمین ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔ جی میر کلام صاحب، سپلیمنٹری، میر کلام صاحب، سپلیمنٹری، میر کلام صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب میر کلام: تھینک یو جناب سپیکر، اکثر ہم نے یہ بات کی ہے کہ جو کوئسچن ہوتا ہے، اس کے ساتھ پورے صوبے کی، پورے ڈسٹرکٹ کی ڈیٹیل ہوتی ہے لیکن جناب سپیکر، Merged districts کی ڈیٹیل کسی بھی کوئسچن کے ساتھ آج کے دن تک نہیں آئی، اس کوئسچن کے ساتھ بھی نہیں ہے اور دوسرے کوئسچن کے ساتھ بھی آپ نے رولنگ بھی دی تھی کہ Merged districts کے جو اضلاع ہیں اس کو بھی اس میں شامل کیا جائے، تو جناب سپیکر، اگر آج کے بعد جو بھی صوبے کے حوالے سے کوئسچن ہو، اس کے ساتھ Merged districts کی تفصیل بھی ہو تو وہ ٹھیک ہوگا۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: بالکل ہونی چاہیئے، آپ کی بات سے میں سو فیصد اتفاق کرتا ہوں۔ جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور: یہ جو ایم پی اے صاحبہ کو میں نے بتایا تھا کہ جو زمینیں Occupied ہیں، اس پر کیسز چل رہے ہیں، ان کی تفصیل بھی ہے، اس جواب میں آپ کو ساری تفصیل جتنے بھی عدالتوں میں ہمارے کیسز چل رہے ہیں، انہی زمینوں کے کیسز چل رہے ہیں جو

Occupied ہیں، اس لئے مسائل ہوتے ہیں، وہ دو سال سے وہاں پہ رہ رہے ہیں اس لئے وہاں پہ ہم یہ قبضہ نہیں چھڑوا سکتے کیونکہ لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن پیدا ہو جاتی ہے، پھر لوگ اُٹھتے ہیں، دو دو سال سے وہاں پہ قابض ہیں اس لئے ہم قانونی طور پر اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ریحانہ اسماعیل صاحبہ، یہ بڑا Comprehensive جواب ہے، بہت سارے پیجز ہیں، سارے جواب آ گئے ان کے، اب کوئی چیز ایسی جو اس میں موجود نہ ہو تو وہ آپ ان سے پوچھ سکتی ہیں۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: ٹھیک ہے، یہ ڈیٹیل کافی ہے، میں نے ابھی آج کو سچن لیا ہے تو میں سٹڈی کروں گی، اگر منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کر لیں، اگر کوئی پوائنٹ ہے تو پھر یہ ادھر ہیں، کوئی مسئلہ نہیں ہے، آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کے شیئر کریں۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: ٹھیک ہے لیکن یہ کافی بہت زیادہ زمینیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ شیئر کریں، یہ صوبے کے بہترین مفاد کی بات ہو رہی ہیں اور ڈیپارٹمنٹ کے مفاد کی بات ہو رہی ہیں، اگر آپ کے پاس کوئی چیز ہے تو آپ ان کے ساتھ بیٹھ کے ڈسکس کریں، نہیں تو دوبارہ فلور پہ لے آئیں، ٹھیک ہے؟

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: ٹھیک ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ باقی تو کوئی موجود نہیں ہے ان میں سے، میں ایک دفعہ پھر نام پڑھ لیتا ہوں کیونکہ میں نے ابھی تک، ہاں میر کلام صاحب کا ہے، 9040، میر کلام صاحب۔

* 9040 _ <u>جناب میر کلام</u>: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت کی شمالی وزیرستان میں معدنی ذخائر کو بروئے کار لانے کے لئے کیا حکمت عملی ہے، نیز مقامی آبادی کے حقوق مثلاً رائلٹی، اپروچ روڈ، روزگار اور زمینی معاوضے کا کتنا خیال رکھا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمد عارف (معاون خصوصی برائے معدنیات)</u>: (الف) خیبر پختونخوا حکومت نے شمالی وزیرستان کے معدنی ذخائر کو بروئے کار لانے کے لئے مائنز اینڈ منرلز ایکٹ 2017 میں ایک خصوصی شق شیڈول 8 شامل کی ہے جو جواب کے ساتھ لف ہے، خیبر پختونخوا حکومت نے شمالی وزیرستان کے معدنی

ذخائر کو بروئے کار لانے کے لئے دو اے ڈی پی سکیمز اپنے نئے اے ڈی پی سال 2020 میں شامل کی ہیں جن کے نام جواب کے ساتھ لف ہیں۔

(1) معدنیات کی لیز کے اجراء میں لوگوں کو ان کی جائیداد کے اوپر ترجیح دی جائے گی۔

(2) معدنیات کی لیز کے اجراء سے پہلے مقامی کمیٹی (جلسہ عام) کو اعتماد میں لیا جائے گا۔

(3) مقامی روایات اور دستور کے مطابق مقامی لوگوں کی معدنیات میں حصہ کی تقسیم کے معاہدہ ایگریمنٹ کو جلسہ عام سے منظور کیا جائے گا جو کہ متعلقہ علاقہ کے رجسٹرار یا سب رجسٹرار کے دفتر میں رجسٹر ہو گا۔

(4) انضمام سے پہلے جن لیزوں کا رقبہ شیڈول کے دائرہ کار سے زیادہ ہے تو اضافی رقبہ کو متعلقہ مقامی لوگوں کو ٹرانسفر کیا جا سکے گا۔

(5) لیز ہولڈر اور مقامی لوگوں کے بیچ تنازعہ کے لئے سپیشل کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں کام کرے گی۔

(6) وہ تمام درخواستیں جو نوٹیفیکیشن بتاریخ 15-11-2015 سے پہلے معدنیات کے دفتر کو موصول ہوئی ہیں، ان کو تحفظ دیا گیا ہے۔

<u>جناب میر کلام</u>: تھینک یو جناب سپیکر، مجھے تو جواب ملا ہے لیکن اس میں جناب سپیکر، میں نے روایتی باتوں کا ذکر نہیں کیا ہے، اس میں میں نے پوچھا ہے کہ "کیا منرل ڈیپارٹمنٹ مقامی آبادی کے حقوق مثلاً رائلٹی، اپروچ روڈ، روزگار اور زمینی معاوضے" اس میں کسی چیز کا بھی ذکر نہیں ہے، اس میں روایتی بات کی گئی ہے کہ 2015 سے یہ ہوا ہے، اس طرح کیا گیا ہے لیکن اس میں یہ فگر نہیں ڈالا گیا کہ لوگوں کو کتنا ہم نے روزگار دیا ہے، اپروچ روڈز کہاں پہ ہم نے بنائے ہیں؟ اس طرح کا جواب تیار کیا ہے، اس کو کمیٹی میں بھیجنا میں مناسب سمجھتا ہوں، اس کی سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی عارف صاحب، منسٹر فار مائنز اینڈ منرلز۔

<u>معاون خصوصی برائے معدنیات</u>: شکریہ جناب سپیکر، یہ میرا خیال ہے، میر کلام صاحب نے جو سوال پوچھا ہے، اس جواب میں ساری تفصیل موجود ہے، انہوں نے پوچھا ہے کہ مقامی آبادی کے حقوق مثلاً رائلٹی اور یہ سارا کچھ تو جناب، ان کو جواب میں لکھا گیا ہے کہ "مقامی آبادی کو ترجیحاً ہم جو ہے لیز دیتے ہیں، ایک تو یہ 8 کے ذریعے صرف یہ مرجڈ ڈسٹرکٹس کے لئے یہ خصوصی شیڈول 8 کو ایکٹ میں شامل کیا

گیاہے اور دوسرا جو پراسیس ہے، اس میں سب سے ضروری جو شق ہے وہ یہ ہے کہ جلسہ عام کے ذریعے مقامی آبادی کو اور جو قوم ہے، ان کو اعتماد میں لیا جاتا ہے، اگر قوم کسی کو بھی دینا چاہتے ہیں مقامی لوگوں کو، تو اس کو مل سکتا ہے، مطلب حکومت کی اس میں کوئی مداخلت نہیں ہے، قوم اگر ایگریمنٹ سائن کرتی ہے تو ہم اس کو سائن کرتے ہیں، وہی لیز ہم دیتے ہیں ان کو۔ دوسرا جو انہوں نے پوچھا ہے تو دو پراجیکٹس جو اے ڈی پی کے ہیں وہ وزیرستان کے لئے خصوصی ہم نے شامل کئے ہیں، تفصیل اس کے ساتھ منسلک ہے۔ تو میر کلام صاحب سے میری گزارش ہے کہ وہ دیکھ لیں سارا کچھ، اگر کوئی پھر بھی کوئی شبہ ہے تو مجھے بتائیں، میں ان شاء اللہ تیار ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی میر کلام صاحب۔

<u>جناب میر کلام:</u> تھینک یو جناب سپیکر، اس میں یہ جو منسٹر صاحب نے بات کی، میں اس کا احترام کرتا ہوں، ہمارے بزرگ ہیں، ہمارے بڑے ہیں لیکن جو میں نے پوچھا ہے، اس میں مقامی آبادی کی رائلٹی کا کوئی ذکر نہیں ہے، اس میں نہ فگر ڈالا گیا ہے، اس میں صرف لیز کا طریقہ کار بتایا ہے کہ اس طریقے سے ہم مقامی لوگوں کو دیتے ہیں، وہ جرگے کے ذریعے وہ ڈی سی کے ذریعے میں نے خصوصی طور پر شمالی وزیرستان کے بارے میں اس کو کسچن میں نام لکھا ہے تو پھر بھی میں مطمئن ہوں جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>معاون خصوصی برائے معدنیات:</u> سر جی، یہ جو لیز دینا ہوتی ہے تو یہ طریقہ کار کے مطابق ہوتا ہے اور ایکٹ کے مطابق، اب یہ جو ذکر کرتے ہیں کہ رائلٹی کے بارے میں کسی نے نہیں پوچھا ہے تو رائلٹی جو ہے وہ تو حکومت کو جاتی ہے اور اس کے بعد اس کی ڈسٹریبوشن جو ہے، جس طرح جو طریقہ ایکٹ میں ہے، اس کے مطابق ہم دیتے ہیں، کسی علاقے کے لئے یا کسی ڈسٹرکٹ کے لئے رائلٹی ہم نہیں دیتے کہ ایک ڈسٹرکٹ کو جو ہے جہاں کی معدنیات ہوں، اس کو ہم رائلٹی دیں گے Otherwise یہ سارے جتنے بھی ڈسٹرکٹس ہیں جہاں پر معدنیات کے ذخائر موجود ہیں تو پھر کس طرح وہ Decide ہوگا؟ یہ تو شیڈول 8 کے ذریعے جو ہم نے Merged districts ہیں ان کو ہم Prefer کرتے ہیں، ان کو جو روزگار کی بات کرتے ہیں جب وہاں کے مقامی لوگ لیز لیں گے تو روزگار بھی ان کو ملے گا، تو اس میں کوئی Ambiguity نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میر کلام صاحب، اگر پھر بھی آپ کو کوئی اعتراض ہے تو ان کے ساتھ بیٹھ جائیں تھوڑی دیر بعد تاکہ آپ کے ایشوز Resolve ہو جائیں جو آپ کے ذہن میں ہیں۔

جناب میر کلام: سپیکر صاحب، اگر اس کو سچن میں دیکھا جائے تو میرے حلقے میں Copper کا پراجیکٹ ہے، بہت بڑا پراجیکٹ ہے، اس کا ذکر ہی نہیں ہے، منسٹر صاحب کو بھی اس لئے پتہ نہیں ہے کہ اس پہ فوج کام کر رہی ہے، تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان سب چیزوں کو یہاں پہ لا کے اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا جائے کہ میرے حلقے سے کتنا Copper روزانہ کی بنیاد پر نکل رہا ہے، اس میں ہمارے لوگوں کا کیا حصہ ہے؟ اس میں تو صرف لیز کا طریقہ کار بتایا منسٹر صاحب نے۔

معاون خصوصی برائے معدنیات: میر کلام صاحب، اب آپ بات کر رہے ہیں کہ اس میں آرمی کام کر رہی ہے، یہ باقاعدہ اے ڈی پی کا حصہ ہے، اے پی اے کے ساتھ ان کا ایگریمنٹ ہوا ہے، یہاں جوائنٹ وینچر پہ وہ کام کر رہے ہیں اور وہ بھی ایک طریقہ کار کے مطابق، 20 پرسنٹ مقامی آبادی کو ملتا ہے، 20 پرسنٹ جو ہے وہ ان کی جو مقامی آبادی ہے وہ لیتی ہے، ففٹی پرسنٹ وہ لیتے ہیں، 10 پرسنٹ حکومت کو جاتا ہے اور 20 پرسنٹ ان کے جو انفراسٹرکچر ہے ان پہ خرچ کرتا ہے، تو یہ ایسا نہیں ہے کہ وہ اپنی طرف سے لگے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، وہ باقاعدہ اے ڈی پی کی سکیم کا حصہ ہے اور ایک جوائنٹ وینچر کے ذریعے وہ ایک طریقہ کار کے ذریعے کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ بلاول آفریدی صاحب، کوسچن نمبر 9172۔

* 9172 _ جناب بلاول آفریدی: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2001 سے اب تک صوبہ میں کتنے کارخانے بند ہیں اور سال 2001 سے اب تک انڈسٹری دن بدن کیوں خراب ہوتی جا رہی ہے، وجہ کیا ہے؟ خاص کر حیات آباد میں ہزاروں نوجوان بے روزگار ہوتے جا رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت): جواب ندارد۔

جناب بلاول آفریدی: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سال 2001 سے اب تک صوبے میں کتنے کارخانے بند ہو گئے ہیں اور سال 2001 سے اب تک انڈسٹری دن بدن کیوں خراب ہوتی جا رہی ہے، وجہ کیا ہے، خاص کر حیات آباد میں ہزاروں نوجوان بے روزگار ہوتے جا رہے ہیں؟ یہ کوسچن جو ہے وہ Related ہے منسٹر آف انڈسٹری اینڈ کامرس سے، سپیکر صاحب، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جواب تو آیا ہی نہیں ہے اس

کا، لیکن یہ آنریبل ہمارے جو منسٹر صاحب ہیں، ہو سکتا ہے وہ Busy ہوں گے یا کوئی اور وجوہات ہو سکتی ہیں، انہوں نے جواب نہیں دیا لیکن میں یہ ریکویسٹ کروں گا ان سے کہ اس کا جواب اگر وہ دیں تو بڑی مہربانی ہوگی Other than that میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پورے پاکستان میں جو Business oriented جتنے بھی لوگ ہیں، وہ اپنے آپ کے لئے جو ہے ایک پلان ایک Strategy ایک ٹارگٹ جو ہے وہ کرتے ہیں لیکن ہماری بدقسمتی ہے خیبر پختونخوا کی کہ یہاں پہ جو بزنس کمیونٹی کے لوگ ہیں، نہ تو پلان کر سکتے ہیں نہ تو Strategy بنا سکتے ہیں Just because of that reason کہ ابھی تک صوبے میں کوئی بزنس، بزنس ٹو بزنس میٹنگز نہیں ہوئیں، اس کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے کوئی Strategy نہیں بنی کہ ہمارے جو پرانے انڈسٹریلسٹس یا انڈسٹریل زون جو ہیں وہ دن بہ دن خراب ہوتے جارہے ہیں، ان کو کیسے ڈیویلپ کیا جا سکتا ہے Other than that میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو خیبر پختونخوا کے انڈسٹریلسٹس تھے وہ صوبے کو کیوں چھوڑ کے چلے گئے ہیں، وہ کیوں پنجاب میں انوسٹمنٹ کرنا شروع کر دیا ہے انہوں نے؟ انہوں نے کیوں کراچی میں یا باقی ہمارے پاکستان کے جو صوبے ہیں یا باقی جو جگہیں ہیں، فیصل آباد، سیالکوٹ سرگودھا، وہاں پہ انوسٹمنٹ لے کے گئے ہیں؟ یہ مسئلہ بڑا سیریس مسئلہ ہے اور اس پہ ترجیحی بنیادوں پر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> سپیکر صاحب، ایک سیکنڈ، دو چیزیں میں اور Add کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> جو انڈسٹریلسٹ ہوتا ہے وہ ایک Backbone of a country ہوتا ہے یا صوبہ کا ہوتا ہے کیونکہ وہ انکم جو ہے وہ جنریٹ ہوتی ہے ان سے، اور ریونیو بڑھتا ہے۔ جو Backbone ریونیو بڑھتا ہے، اس سے صوبے کو ٹیکس Pay کیا جاتا ہے، جب صوبے کو ٹیکس دیا جاتا ہے تو صوبہ اس سے ڈیویلپ ہوتا ہے، تو ہم تو دن بدن جو ہے ہمارے جو انڈسٹریلسٹس ہیں وہ یہاں سے بھاگ رہے ہیں، کہیں اور انوسٹمنٹ کر رہے ہیں، خیبر پختونخوا صوبے سے باہر، تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس کے لئے ابھی تک اگر ایک پلان یا کوئی سٹریٹیجی گورنمنٹ نے بنائی ہے تو بڑی مہربانی ہوگی ان کی کہ ہمیں بلایا جائے اور جو بزنس کمیونٹی جو خیبر پختونخوا کی ہے یا چیمبر آف کامرس جو خیبر پختونخوا کا ہے، ان کو بلایا جائے اور ایک پلان ہمیں دیا جائے سٹریٹیجی دی جائے کہ کیا Future of business oriented جو لوگ یہاں پہ رہ رہے

ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم برباد ہونے جارہے ہیں، تو Kindly please یہ اگر منسٹر صاحب ہمیں اس کی انفارمیشن Provide کریں اور اس کا جواب دیں تو تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب احمد کنڈی صاحب، سپلیمنٹری۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> میرا اس میں معصومانہ سا سوال ہے انڈسٹری کے ایڈوائزر صاحب سے، سپیکر صاحب، خیبر پختونخوا جو ہے وہ 495 mmcfd گیس کی پروڈکشن کرتا ہے، یہ Per day کی Capacity ہے۔ جبکہ ہماری Consumption جو ہے وہ Round about 200 mmcfd ہے، ہماری جو Industrial consumption ہے وہ 40 mmcfd ہے، ہمارے انڈسٹریلسٹس 100 mmcfd مانگنا چاہ رہے ہیں، ہماری اضافی گیس دوسرے صوبوں کے پاس جارہی ہے، میں صرف یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے پاس پلان ہے اپنے انڈسٹریلسٹس کے لئے، اس اضافی گیس کے لئے کیا کر رہے ہیں؟

<u>جناب سپیکر:</u> کریم خان صاحب!

<u>جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت):</u> تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ پہلے تو میں بلاول صاحب کے کوسچین کا جواب دوں گا، ان کا سوال تھا کہ 2001 سے Onward انڈسٹریز بند ہوتی جارہی ہیں اور حیات آباد میں لوگ زیادہ بے روزگار ہیں، تو اس صوبے پر جو حالات گزر رہے ہیں، اس کی وجہ سے پی ٹی آئی کی لاسٹ گورنمنٹ نے خیبر پختونخوا اکنامک زون ڈویلپمنٹ منیجمنٹ کمپنی 2015 وجود میں لائی، اس وقت 523 کارخانے بند تھے، انہوں نے ان کی Revival کے لئے کوشش کی اور اس میں سے 228 کارخانے Revive کئے۔ اس کے ساتھ اپنے آفسز کو جو وہاں کے سٹیٹ آفسز ہوتے تھے، ان کو Facilitation center میں Convert کیا گیا جس کی وجہ سے 119 نئے کارخانے وجود میں آئے اور اس کے ساتھ ساتھ 95 یونٹس جو تھے اس کی Revival بھی Facilitation office کے تھرو ہوئی ہے۔ جہاں تک کنڈی صاحب کا سوال ہے تو 100 mmcfd گیس لاسٹ گورنمنٹ میں ہمارے چیف منسٹر جناب پرویز خٹک صاحب نے فیڈرل گورنمنٹ سے Sanction کرائی تھی فار انڈسٹریز اور اس کے جو ہمارا سی پیک کا Joint venture کی انڈسٹریل سٹیٹ ہے رشکئی سپیشل اکنامک زون تو فرسٹ اس میں کوئی چالیس یا بیالیس 40mmcfd gas for consumption گورنمنٹ نے ہمیں Sanction کی ہے، اس کے لئے فنڈز بھی آ گئے ہیں، اس کا لائن سروے وغیرہ وہ بھی ہو چکا ہے اور اس پہ

کام جاری ہے، تو 100 mmcfd کے ہمارے ساتھ فیڈرل گورنمنٹ کی کمٹمنٹ تھی جس میں سے رشکئی کو جو ہے Priority میں چالیس سے پلس گیس دی جائے گی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔

جناب بلاول آفریدی: مسٹر سپیکر، میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جواب دیا، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا گورنمنٹ سے کہ پورے صوبے میں جو بے روزگاری ہے وہ بڑھ رہی ہے اور اس کی جو Reason ہے وہ یہی ہے کہ ہماری جو انڈسٹریز ہیں وہ بند ہونے جارہی ہیں۔ آپ دیکھیں، ایک انڈسٹری الحاج گروپ نے لگائی ہے سٹیل کی، اس کی انوسمنٹ جو ہے 10 بلین ہے اور وہ انڈسٹری جو ہے For the first time فارن انوسمنٹ کے ساتھ وہ گروپ آچکا ہے صوبے میں، لیکن پچھلے دس مہینوں سے وہ انڈسٹری بند پڑی ہوئی ہے، کروڑوں روپے کے وہ اخراجات برداشت کر رہے ہیں اور بے روزگاری جو ہے ہم نے اس صوبے کے لئے ایک روزگار کا فائدہ دیا تھا کہ اس میں More than three thousand لوگ اس انڈسٹری میں کام کریں گے، میں اپنی فیکٹری کے حوالے سے بتانا چاہ رہا تھا، اس طرح بہت ساری انڈسٹریز ہیں جو کہ وہ تباہ ہوچکی ہیں تو اس کے لئے میں گورنمنٹ سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ ہمیں بٹھائیں اور ہمارے ساتھ ایک بزنس ٹو بزنس میٹنگ کرائیں تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ اس صوبے کا جو انڈسٹریلسٹ ہے، ان کے لئے کیا فیوچر ہے، ان کے لئے کیا Strategy ہے؟ تو میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا منسٹر صاحب کو کہ ایک پراپر میٹنگ اگر بلائی جائے اور ہمیں Exact figure out کیا جائے کہ ہمارا فیوچر پلان کیا ہے Speciously business oriented لوگوں کا؟ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: کریم خان صاحب، اچھی تجویز ہے ان کی، ایک میٹنگ آپ کرلیں ان لوگوں کے ساتھ تاکہ جو ان کا آئیڈیا ہے وہ شیئر کریں اور گورنمنٹ کے پاس Opportunity ہے، وہ بھی ان کو بتاسکیں۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: ٹھیک ہے جی، اس وقت بھی ہمارے پاس بہت سپیشل اکنامک زون، دو حطار سپیشل اکنامک زون اور سی پیک تو اس میں اگر یہ انوسمنٹ کرنا چاہتے ہیں تو آئیں، ویلکم اور جہاں تک انڈسٹریز کے بند ہونے کا سوال ہے تو اس میں ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے نئے زون جو آرہے ہیں اس میں دھڑا دھڑ لوگ Application دے رہے ہیں اور ایک دم سے Construction پہ انہوں نے وہ کیا ہے، ہماری جو Existing industrial estates ہیں ان میں بجلی کی ڈیمانڈ زیادہ ہوگئی ہے، گیس کی ڈیمانڈ زیادہ ہوگئی ہے، ایڈیشنل فیڈر ہم لگا رہے ہیں، اس میں انفراسٹرکچر ڈیویلپمنٹ کا کام ہو رہا ہے اور

ان کے پڑوس میں حیات آباد انڈسٹریل اسٹیٹ ہے، وہاں کا جو انفراسٹرکچر پہلے تھا جواب ہے، اس طرح حطار انڈسٹریل اسٹیٹ کا انفراسٹرکچر، اس طرح گدون کا، تو یہ ساری Rehabilitate ہو کے ایک سٹینڈرڈ پہ آ گی ہیں اور لوگ دھڑادھڑ اس میں انوسمنٹ لا رہے ہیں، یہ دو سپیشل اکنامک زون میں اگر ان کا انٹرسٹ ہے تو بسم اللہ اس میں آئیں آپ۔

جناب سپیکر: ان کا جو کہنا تھا، الحاج گروپ جو دس بلین کی انویسمنٹ لائے ہیں، اس کے ایشوز دیکھیں جو بھی ہے وہ Resolve کروادیں۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: ان کے سر، ان کے سٹیل کا بزنس ہے، ان کو ہم نے پہلے ریکویسٹ کی تھی کہ ہمارے پاس آئرن اور ان کے Deposits یہاں ہیں، اس کی فیزیبلٹی جرمن نے کرائی ہے، اگر آپ اس میں Interested ہیں، آئیں بڑا پراجیکٹ ہے، آپ گورنمنٹ کے ساتھ ٹی پی پی میں آجائیں تو ٹھیک ہے جی، ہم ان شاء اللہ اس کو بھی ٹیک اپ کریں گے۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 9014 میں نے پینڈنگ رکھا ہوا تھا خوشدل خان صاحب کا، وہ نہیں آئے۔ کوسچن نمبر 9262، سردار اورنگزیب، Lapsed۔ کوسچن نمبر 9157، رنجیت سنگھ صاحب، Lapsed۔ کوسچن نمبر 9312، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ، Lapsed۔ کوسچن نمبر 9331، جناب فیصل زیب صاحب، Lapsed۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

9262 _ سردار اورنگزیب: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 06-2005 میں ضلع ایبٹ آباد میں آتشزدگی کی وجہ سے محافظ خانہ کا ریکارڈ جل گیا تھا۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع ایبٹ آباد کے پٹوار حلقہ کا جو ریکارڈ جل گیا تھا۔ حکومت ایبٹ آباد کی مختلف حلقہ جات جن میں PK-36, 37, 38 وغیرہ شامل ہیں۔ کیا لوگوں کے زمین کے ریکارڈ کو درست کرنے کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) 2005 میں محافظ خانہ مال میں آتشزدگی کے باعث عمارت و ریکارڈ جل جانے کے بعد 2009 میں محافظ خانہ کی نئی عمارت تعمیر کی گئی جو ریکارڈ جل گیا تھا اسے دوبارہ محفوظ کرنے کے لئے تمام ریونیو

ریکارڈ جو موضع جات میں پٹواریوں کے پاس موجود تھا اس کی نقول تیار کر کے نئی عمارت میں محفوظ کیا گیا اور جو ریکارڈ دریدہ / خراب ہو چکا تھا اس تمام ریکارڈ کی جلد بندی بھی کی گئی۔ مزید برآں ضلع میں بندوبست اراضی کا کام بھی جاری ہے۔ ابتدائی طور پر تحصیل حویلیاں اور لورہ میں کام شروع کیا گیا جو کہ اب اپنے اختتامی مراحل میں ہے۔ ان تحصیل جات میں کام مکمل ہونے کے بعد تحصیل ایبٹ آباد اور تحصیل لوئر تناول میں بھی بندوبست اراضی کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ریونیو ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا کام بھی تیزی سے جاری ہے اور اب تک 35 حلقہ جات کمپیوٹرائزڈ آن لائن ہو چکے ہیں۔ اور باقی حلقہ جات کی کمپیوٹرائزیشن کا کام بھی تیزی سے جاری ہے۔ تاکہ ریکارڈ کو محفوظ اور عام عوام کے لئے رسائی کو آسان بنایا جا سکے۔

9157 _ جناب رنجیت سنگھ: کیا وزیر اقلیتی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ اقلیتوں کو امدادی چیک، جہیز فنڈ اور سکالرشپ فنڈ دیتا ہے۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جن جن اقلیتی برادری کے افراد کو امدادی چیک، جہیز فنڈ اور سکالرشپ فنڈ دیا گیا ہے ان کی ضلع وائز تفصیل بمع چیک نمبر اور کاغذات فراہم کی جائیں نیز جو چیک ایکسپائر اور کیش نہ ہو سکے ہوں ان کی بھی تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب وزیر زادہ (معاون خصوصی اقلیتی امور): (الف) جی ہاں محکمہ اقلیتوں کو امدادی چیک، جہیز فنڈ اور سکالرشپ فنڈ دیتا ہے۔

(ب) محکمہ نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جن جن افراد کو امدادی چیک، جہیز فنڈ اور سکالرشپ دیئے ہیں ان کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہیں۔

سکالرشپ برائے 2015-16

نمبر شمار	ضلع	برائے ایف اے	برائے بی اے	برائے ایم اے	پروفیشنل	ٹوٹل رقم
1	بنوں	0	0	0	01	50,000
2	پشاور	96	90	31	11	5,80,5000
3	مرادن	2	6	3	4	495,000
4	نوشہرہ	5	3	0	0	175,000

345,000	4	0	5	1	سوات	5
840,000	0	03	11	23	چترال	6
155,000	0	3	2	0	کوہاٹ	7
1,030,000	9	0	12	14	بونیر	8
25000	0	0	1	0	ڈی آئی خان	9
75,000	0	0	3	0	چارسدہ	10
25,000	0	0	1	0	شانگلہ	11

9312 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیرآبکاری ومحاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ نشہ نوجوان نسل کی تباہی میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور حکومت منشیات کا کاروبار اوراس کی سمگلنگ کے خلاف باقاعدہ طور پر پرعزم ہے:

(ب) آیا یہ درست ہے کہ حیات آباد جیسے پوش علاقے سے ملحقہ شاکس بازار (جمرود) میں منشیات کا کاروبا کھلے عام عروج پر ہےاوراس کے لئے باقاعدہ دکانیں اور مارکیٹس موجود ہیں:

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو موجودہ حکومت نے آج تک مذکورہ مارکیٹ میں منشیات کا کاروبار کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے اس کارروائی کے نتیجے میں مذکورہ علاقے میں نشہ آور اشیاء کے کاروبار میں کمی آئی ہے حکومت کا کاروبار کرنے والوں کے خلاف کوئی آپریشن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

سید غازی غزن جمال (معاون خصوصی آبکاری ومحاصل): (الف) نشہ جوان نسل کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتا ہے جو کہ دن بدن نوجوان نسل میں تیزی سے پھیل رہا ہے اس امر کو محسوس کرتے ہوئے صوبائی حکومت نے خیبر پختونخوا انسداد منشیات کا قانون 2019 کا اجراء کیا جس کے تحت محکمہ آبکاری و محاصل اور نارکوٹکس کنٹرول خیبر پختونخوا مختلف سطح پر کامیاب کارروائیاں کر رہا ہے۔

(ب) علاقہ شاکس بازار جمرود نئے ضم شدہ اضلاع کے حدود میں آتا ہے ماضی قریب میں حکومت نے ضم شدہ اضلاع کے لئے آبکاری و محاصل اور نارکوٹکس کنٹرول آفیسر کا تقرر کرنے کا فیصلہ کیا مگر تا حال ان اضلاع میں آسامیاں نہ ہونے کی وجہ سے افسران مقرر نہیں ہو سکے اس لئے بوجہ عدم سروے محکمہ ہذا اس امر کی تصدیق کی پوزیشن میں نہیں ہے جو نہی یہ تمام دفاتر فعال ہوں گے ایک جامع منصوبہ کے تحت نہ

صرف سروے کیا جائے گا بلکہ محکمہ ہذا خیبر پختونخوا انسداد منشیات قانون 2019 کے تحت اس کاروبار میں ملوث تمام دکاندار اور خرید و فروخت میں شامل حضرات کے خلاف کارروائی کرے گا۔

(ج) تاحال نئے ضم اضلاع میں محکمہ کی عدم فعالیت اور دفاتر کے عدم موجود ہونے کی وجہ سے محکمہ کے اہلکاران وقتاً فوقتاً پشاور اور کوہاٹ کے اہلکاروں کی مدد سے کامیاب کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں جس کے نتیجے میں مذکورہ علاقے میں نشہ آور اشیاء کے کاروبار میں نہ صرف کمی آئی ہے بلکہ مقامی سطح پر نشہ آور کاروبار کرنے والوں کا بھی سد باب کیا گیا ہے مستقبل قریب میں محکمہ ہذا ایسے تمام کاروبار کرنے والوں کے خلاف مزید موثر آپریشن کا ارادہ رکھتا ہے۔

9331 ۔ جناب فیصل زیب: کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع شانگلہ میں 2016 سے 2020 تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی ہیں۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں کل کتنے افراد کس قانون کن کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائلز، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈرز، موجودہ پوسٹنگ آرڈر، اخباری اشتہارات، کیڈر، بنیادی سکیل اور سلکیشن کمیٹی ممبران کے نام فراہم کئے جائیں نیز 2020 سے 2021 میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے۔ مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب محمد ظہور (معان خصوصی اوقاف): (الف) مذکورہ عرصہ کے دوران محکمہ نے ضلع شانگلہ میں کوئی بھرتی نہیں کی ہے۔

(ب) 2020 اور 2021 میں ضلع شانگلہ میں محکمہ کا کسی فرد کو بھرتی کرنا زیر تجویز نہیں ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: جناب شفیع شیر، ایم پی اے آج کے لئے، جناب اکرم خان درانی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب ہشام انعام اللہ صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ زینت بی بی صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب سراج الدین صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، نذیر احمد عباسی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، آغاز اکرام اللہ گنڈاپور صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، بابر سلیم سواتی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، ملک شوکت علی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے۔

Is this the desire of the House the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted. Item No. 5. Privilege Motions: Janab Faheem Ahmad Khan, Faheem Sahib, not present, lapsed. Item No. 6, Adjournment Motions:

اکرم درانی صاحب کی، انہوں نے ریکویسٹ کی ہے کہ اس کو ڈیفر کر دیں سو ڈیفر کر دیا۔

Call Attention: Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, to move his call attention notice 1447, in the House. Not around, lapsed. Sahibzada Sanaullah Sahib, MPA, to please move his call attention Notice No. 1451 in the House.

اس کے بعد لے لیتے ہیں، جی صاحبزادہ صاحب۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ سال 15-2014 میں محکمہ مواصلات اور تعمیرات نے نہاگ درہ فیز 1 اور نہاگ درہ فیز 2 سال 17-2016 میں مشتہر کئے تھے، تمام ٹینڈرز مراحل کے بعد محکمہ ہذا اور ٹھیکیداروں کی ملی بھگت سے TS کے نام پر پی سی ون کو تبدیل کر دیا گیا۔ چونکہ مذکورہ روڈ پہلے سے بنائے گئے تھے اور DDDP پراجیکٹ نے مذکورہ روڈ کی کشادگی کی تھی اس لئے انہوں نے پرانے روڈ پر پیسے نکلوائے اور روڈز کے تمام ضروری کام ادھورے رہ گئے ہیں اور جو کام ہو گئے ہیں اس میں بھی انتہائی ناقص میٹریل استعمال کیا گیا ہے۔

Mr. Speaker: Ji, Minister for Communication and Works, Riaz Khan Sahib.

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر، یہ جو کال اٹنشن آیا ہے معزز رکن اسمبلی کا، اس میں دو تین باتیں انہوں نے کی ہیں، ایک ٹی ایس کے حوالے اور دوسرا جو ہے کہ میٹریل ٹھیک نہیں ہے اور تیسرا کہ پی سی ون کو تبدیل کیا گیا ہے، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آ گیا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ریاض خان صاحب۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: یہ جناب سپیکر صاحب، اس میں یہ دو پیکیجز ہیں، اس کی پوری ڈیٹیل یہاں پر ہے، پیکج ون جو ہے یہ Total length ہے روڈ کی، چالیس کلو میٹر ہے۔ پیکج ون میں

27 کلو میٹر روڈ، اس کی بھی یہاں پر تفصیل دی گئی ہے کہ اس میں کتنا کام ہو گیا ہے، اس میں ابھی تک جو ہے تقریباً کوئی ٹوٹل اس کی اماؤنٹ ہے 380 ملین اس کی لاگت ہے، اس کی ٹی ایس ہو چکی ہے، اس کی بھی ڈیٹیل یہاں پر 15-2014 کی سکیم ہے یہ، فیز ون میں ابھی تک 294 ملین کی یوٹیلائزیشن ہو چکی ہے۔ کام کی نگرانی کے حوالے سے جو بات انہوں نے کی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے، تو یہ ہے کہ ان کے بالکل نزدیک ان کی رہائش بھی ہے، ہر وقت یہ ان کی وہاں پر نگرانی بھی کرتے ہیں، آتے بھی ہیں، ڈیڈک چیئرمین بھی ہیں تو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تو یہ کلیئر آگیا ہے جواب ان کا کہ اس کی ہدایات اور اس کے جو مشورے ہیں، ان کو بھی ہم نے شامل کیا ہوا ہے۔ دوسری بات میں یہ بھی ان کو بتا تا چلوں کہ اگر اس میں اس کے ٹیسٹس جتنے بھی ہو چکے ہیں، لیب ٹیسٹس وہ بھی سارے موجود ہیں، اس میں اس کی تفصیل نہیں ہے، میں اس کی تفصیل بھی، وہ جو ٹیسٹس جس جس ٹائم پہ ان کے ٹیسٹس ہو چکے ہیں وہ بھی رپورٹ ان کو دے دوں گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ پی سی ون تو خیر چینج ہو ہی نہیں سکتا، اس میں کنسلٹنٹ آگیا ہے ابھی، پہلے سے کنسلٹنٹ ہے اور جو اس نے دوسری بات اس میں کی ہے کہ پیسے اس سے نکلوائے گئے ہیں لیکن کام ادھورا ہے تو اس میں بھی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کلیئر ہے کہ انڈر کنسٹرکشن ہے پیکج ون۔ اب پیکج ٹو پہ جو ٹوٹل اس کی Length ہے 13 کلو میٹر ساڑھے بارہ کلو میٹر اس کی بلیک ٹاپنگ بھی ہو چکی ہے اور Almost تقریباً کمپلیٹ بھی ہے، پیکج ون میں فنڈز کے ایشوز ہیں لیکن انڈر کنسٹرکشن ہے، کام اس پر ہو رہا ہے، میری ان سے بھی یہ ریکویسٹ ہے، یہ ڈیڈک چیئرمین ہیں اپر دیر کے، پورے ڈیپارٹمنٹ کی ان سے میٹنگز بھی ہوتی ہیں، وہ آتے بھی ہیں، یہ سائیٹ پہ وزٹ بھی کرتے ہیں، وہاں پر خود ان کی نگرانی میں کام بھی ہو رہا ہے تو اس کی مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے، ابھی بھی میں نے ان کو کہا کہ اگر کچھ ایشوز اور بھی ہیں آپ کو، تو بلاشبہ دفتر آئیں، میں ان کو بھی بلاتا ہوں، دفتر میں آپ کے سامنے بیٹھ کے جو جو آپ کے Concerns ہیں، جو بھی آپ کے اعتراض ہیں، جس چیز سے آپ مطمئن نہیں ہیں تو اس کے لئے میں نے پہلے بھی کہا، ابھی بھی کہوں گا کہ خود وہاں پر نگرانی بھی کریں، کوئی چیز اگر اس طرح اس کے نوٹس میں آئے مجھے بیشک انفارم کریں، اس پہ ایکشن لینا، ان چیزوں کو ٹھیک کرنا وہ میری ذمہ داری ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے صاحبزادہ صاحب، آپ کو کوئی بھی مسئلہ ہے اس سے ڈسکس کر لیں تاکہ اس کے اوپر پھر کارروائی ہو جائے۔ جی صاحبزادہ۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب نے تفصیل سے جواب دے دیا ہے لیکن جو صاحب کہہ رہے ہیں 15-2014 میں جو ٹی ایس کے نام پر اس میں تبدیلی کی گئی ہے، قانوناً وہاں پہ ٹی ایس میں پی سی ون میں تبدیلی پانچ سے لیکر پندرہ پرسنٹ تک ہو سکتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں ساڑھے چار کلو میٹر تار کول ٹین نکلوائے گئے تھے اور وہ پیسے کٹائی کی مد میں انہوں نے وصول کئے ہیں، بلکہ محکمے نے اس کو دیئے ہیں جناب سپیکر، میرا کنسرن یہ ہے کہ یہ کمیٹی میں بھیج دیا جائے تاکہ حقائق سامنے آ جائیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: نہیں نہیں، سپیکر صاحب، اس طرح ہے، اگر اس میں کمیٹی کو بھیجنے والی بات ہوتی تو میں بالکل ایگری کرتا اس سے اور میں بھیجتا بھی لیکن اس پر ابھی کام ہو رہا ہے۔ Measurement اگر اس کی وہاں پر ہو جاتی ہے، ایم ڈی ہو جاتی ہے بل اس کے وہ ٹائم پہ جتنے اس کی Liabilities ہیں وہ ہو جاتی ہیں لیکن میں اس پر اس کے ساتھ ایگری نہیں ہوں کہ کمیٹی کو بھیج دیں، ہاں اس بات پہ ان کے ساتھ ہوں کہ یہ بیشک جب بھی چاہیں آئیں بیٹھیں، میں اس کے جو بھی اعتراضات ہوں میں حل کر دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ کے ان کے ساتھ ایشوز Resolve کر لیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، میرا کنسرن یہ ہے کہ پی سی ون میں جو تبدیلی کی گئی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ بیٹھیں نا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر، تو اس کو ڈیفر کر دیں، یہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں، اگر انہوں نے قانوناً مجھے مطمئن کیا، یہ کمیٹی تو اس لئے بنائی گئی ہے کہ اس پہ تحقیق کی جائے کہ جو غلطیاں کی گئی ہیں اس کو سزا دی جائے، اگر غلطی نہیں ہوئی ہے تو ٹھیک ہے کمیٹی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ فلور پہ منسٹر صاحب بھی بات کر رہے ہیں اور آپ بھی فلور کے اوپر کر رہے ہیں، جو بات آپ نے کی ہے، ان کے ساتھ بیٹھیں گے، وہ اگر صحیح آپ کی بات ہوئی ہو تو وہ اس ایشو کو ریزوال کریں گے، ایسا نہیں ہے کہ وہ آپ کو ویسے ہی کہہ رہے ہیں، تو پینڈنگ رکھنے کا تو کوئی جواز نہیں ہے، جب انہوں نے آپ کو آفر کر دی ہے، آپ بیٹھ جائیں، نہیں تو Again you can come on Floor،

آپ ہمیں فلور پہ بتادیں کہ جی منسٹر صاحب نے اس پہ عمل نہیں کیا تو ختم ہو گئی بات ورنہ I will put it to the voting، پھر میرے پاس وہ حل ہے، بس آپ تشریف رکھیں، اب ہو گیا ہے آگے چلتے ہیں۔

Mr. Faheem Ahmad, MPA, to please move his privilege motion No. 112, in the House.

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> جناب سپیکر، آپ اگر اس کو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کا Issue settle کر دیا ہے، آپ بیٹھ جائیں ان کے ساتھ، اگر مطمئن نہ ہوں Again come to Floor، میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پہ ٹائم دے دوں گا۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> جناب سپیکر، اس میں پی سی ون میں جو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس ہو گئی بات تو Then I will put it to the vote اور پھر نہ وہ آپ کے ساتھ بیٹھیں گے نہ یہ ایشو آپ کا ریزوال ہو گا۔ جی فہیم صاحب۔

<u>جناب فہیم احمد:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، تھانہ پشتہ خرہ رنگ روڈ کا ایس ایچ او حسن بے تاج بادشاہ بنا ہوا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>Mr. Speaker:</u> Order in the House, please.

<u>جناب فہیم احمد:</u> ہم سیاسی لوگ ہیں، میں جب بھی کسی سائل کو ایس ایچ او حسن صاحب کے پاس بھیجتا ہوں تو وہ میرا نام سنتے ہی آگ بگولا ہو جاتا ہے اور سائل کو بغیر سنے اس کی بے عزتی کر کے دھتکار دیتا ہے، اکثر و بیشتر متعلقہ ایس ایچ او میرے حلقہ نیابت میں سیاسی سرگرمیوں میں بھی ملوث پایا گیا ہے، اس کا رویہ خاص کر ان سائلین کے ساتھ ہوتا ہے جب میں ان کے پاس بھیجتا ہوں، لہذا اس کے اس رویے سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، سپیکر صاحب، اس ایس ایچ او صاحب نے، ایک ہمارا تحصیل تنی لیبر ونگ کا صدر ہے، پہلے Elected بھی ہوا تھا ابھی Selected آیا ہے، اس کو قبضہ گروپ میں ڈالا ہوا ہے حالانکہ یہ جس ورکر کی میں بات کر رہا ہوں، یہ تھانہ بھی اس کی زمین میں بنا ہوا ہے اور اس پہ آج تک تھانے میں 107 کیس کا پرچہ بھی نہیں ہوا ہے جس کو اس نے قبضہ گروپ میں ڈالا ہوا ہے سر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کون ریسپانڈ کرے گا پریویلج موشن کو؟ لاء منسٹر۔

جناب فہیم احمد: سپیکر صاحب، یہ کسی حلقے میں بھی نہیں ٹکتا، سارے ایم پی ایز اس کو بھگا دیتے ہیں اپنے حلقے سے، آصف خان جو ہیں، ہمارے فضل الٰہی صاحب ہیں، ان سب سے لڑ کر آیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ کل والا بھی پریویلج انہی کے بارے میں تھا؟

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): نہ سر، یہ تو پولیس کے بارے میں ہے سر، اس کو بھیج دیں، کمیٹی میں بھیج دیں۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the privilege motion, moved by the honorable Member, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The matter is referred to the Privilege Committee.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2020 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No.8. Introduction of Bill: Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2020, in the House. Higher Education Minister, Mr. Kamran Bangash.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Higher Education): Thank your Mr. Speaker. I, on behalf of honorable Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2020, in the House.

Mr. Speaker: Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخواد ہشتگردی کے شکار اقلیتوں کی بحالی کے لئے انڈومنٹ فنڈ مجریہ 2020 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No .9: Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Rehabilitation of Minorities (Victim of Terrorism) Endowment Fund Bill, 2020 in the House. Ji, Wazirzada Sahib, please move.

Mr. Wazirzada (Special Assistant for Minority Affairs): Thank you, Speaker Sahib. I have the privilege to move a motion for introduction of the Khyber Pakhtunkhwa, Rehabilitation of

Minorities (Victim of Terrorism) Endowment Fund Bill, 2020, in the House. Thank you.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سکول بیگز کا وزن محدود کرنا مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10, Consideration of Bill: Minister for Elementary and Secondary Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, School Bags Limitation of Weight Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Shahram Khan (Minister for Elementary and Secondary Eudcaiton): Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, School Bags Limitation of Weight Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, School Bags Limitation of Weight Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 7 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes have it. Clauses 1 to 7 stand part of the Bill. Schedule stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سکول بیگز کا وزن محدود کرنا مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11. Passage Stage: Minister for Elementary & Secondary Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, School Bags Limitation of Weight Bill, 2020 may be passed.

Minister for Elementary and Secondary Eudcaiton: جی شکریہ Janab Speaker, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, School Bags Limitation of Weight Bill, 2020 may be passed, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, School Bags limitation of Weight Bill, 2020 may be

passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

جناب سپیکر: میں نے سمجھا آج آپ تھک گئے ہوں گے-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: بیٹنی صاحب، وہاں، نہیں آپ صبح سے بڑی آوازیں لگا رہے ہیں، ماشاء اللہ ادھر سے فلور سے۔

وزیر قانون: سر، یہ ہو جائے اس کے بعد جی۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا تنازعات کا متبادل حل مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12. Consideration of the Bill: Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Alternate Dispute Resolution Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Alternate Dispute Resolution Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Alternate Dispute Resolution Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 30 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 30 of the Bill. Therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 30 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 30 stand part of the Bill. Schedule stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill. Passage Stage: Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Alternate Dispute Resolution Bill, 2020 may be passed.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا تنازعات کا متبادل حل مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Minister for Law: Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Alternate Dispute Resolution Bill, 2020 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Alternate Dispute Resolution Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ضابطہ دیوانی مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 14. Consideration of Bill: Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 20 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 20 of the Bill. Therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 20 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 20 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ضابطہ دیوانی مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 15. Passage Stage: Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2020 may be passed.

Minister for Law: Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2020 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مجلس قائمہ برائے اعلیٰ تعلیم کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 16: Extension in time Ms. Madiha Nisar, MPA, Chairperson, Standing Committee No. 08 on Higher Education Department, to please move for extension in time to present the report of the Committee, in the House. Madha Nisar Sahiba.

Ms. Madiha Nisar: I beg to move, under sub rule 1 of rule 185 of the Provincial Assembly Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rule, 1988, that the time of presentation of report of the Standing Committee No. 08 on Higher Education, Archives and Libraries Department may be extended till date and I may be allowed to present the report, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in time may be granted to present report of the Committee in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in time is granted.

مجلس قائمہ برائے اعلیٰ تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Presentation of Report: Ms. Madiha Nisar, Chairperson of Standing Committee No. 08 on Higher Education Department, to please present the report of the Committee in the House.

Ms. Madiha Nisar: I wish to present the report of Standing Committee No. 08 on Higher Education, Archives and Libraries on Assembly Question No. 7039 of Ms. Rehana Ismail, MPA, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے اعلیٰ تعلیم کی رپورٹ کا پاس کیا جانا

Ms. Madiha Nisar: The report of the Standing Committee No. 08 on Higher Education Archives and Libraries Department may be adopted.

Mr. Speaker: Adopted.

تحریک التواء نمبر 2020 پر بحث

Mr. Speaker: Discussion on adjourned motion No. 2020 of Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, under rule 73. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، گلہ کچھ خراب ہے، نعرے لگا لگا کر، تو مائنڈ نہ کیجیئے گا۔

جناب سپیکر: آپ کو چائے پلائی تھی، آپ کو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ ایک بہت Important، میں نے اس دن جو جمع کرائی تھی اور اس میں میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ 2014 میں اگر آپ کو یاد ہو تو اس کی چیئرپرسن جو تھی وہ ستارہ آیاز صاحبہ تھی، چونکہ دس سال کا وقفہ بھی، پیچھے جب ہم جاتے ہیں تو معاشرہ اس، جناب سپیکر صاحب، میں ایک بات کہنا چاہو نگی کہ جب ہمارا بزنس۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order in the House, please.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، جب ہمارا بزنس شروع ہوتا ہے، آپ کے لوگ یہاں سے نکلنا شروع ہو جاتے ہیں، ہم پھر بل پہلے لانے کو نہیں چھوڑیں گے، بل پاس کرنے کے لئے۔

Mr. Speaker: Order in the House, please.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور یہ کیسے ویمن وہ ہیں کہ میں ویمن کی اس پر بات کر رہی ہوں اور ویمن ہی ساری نکل رہی ہیں، اس کا مطلب ہے No women protection، کسی عورت پر بات نہ کی جائے، اس پر بات نہ کی جائے۔

جناب سپیکر: خواتین بیٹھی ہوئی ہیں، آپ بات کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، یہ آپ کی گورنمنٹ نے یہ معمول بنالیا کہ جب بلز پاس ہو جاتے ہیں تو اس کے بعد ٹریژری بینچز آوٹ ہو جاتے ہیں، تو ہم پھر بلز کو پہلے لانے کے لئے نہیں چھوڑیں گے، بہر حال جناب سپیکر صاحب، 2010 میں، میں نے آواز اٹھائی تھی اور بڑی Boldly آواز اٹھائی تھی

کیونکہ "مشرق" میں ایک اشتہار آیا تھااور وہ نامعلوم افراد کی طرف سے تھا کہ ہماری بچیوں کو ہراساں کیا جارہا ہے اور وہ فرسٹ صفحہ پر تھا، تو میں نے اس پر ایکشن لیتے ہوئے یہاں پر اسی طرح ایڈ جرمنٹ موشن جمع کروائی، اس پر کمیٹی بنی، ستارہ ایاز صاحبہ چونکہ سوشل ویلفیئر کی منسٹر تھیں، مجھے تو شرم آتی ہے کہ یہاں سے یہ بات بھی کروں کہ یہاں پر کوئی لیڈی منسٹر ہے اور نہ ہی ان کو ایسا اختیار دیا گیا ہے، بہر حال اس وقت وہ منسٹر تھیں تو عورتیں جو ورکنگ عورتیں تھیں یا طالبات تھیں، وہ کمیٹی میں آنا پسند نہیں کرتی تھیں کہ ان کا کہیں Bio data لیک نہ ہو جائے، رشتوں کا مسئلہ نہ ہو جائے وغیرہ، پھر اس کے بعد 2014 میں جب آپ ایجوکیشن منسٹر تھے اور اس کی چیئر پرسن جو تھیں وہ انیسہ زیب صاحبہ تھیں، پھر 2014 میں یہ مسئلہ آیا، میں نے اٹھایا اور اس میں الحمد للہ مجھے تو پتہ نہیں چلا لیکن بعد میں مجھے پتہ چلا کہ بالا بالا ہی کچھ لوگوں پہ Allegations ثابت ہو چکے تھے اور ان میں سے آٹھ نو لوگوں کو آپ لوگوں نے فارغ بھی کر دیا تھا جو کہ ایک بہت اچھی بات ہے جس کو میں Appreciate کرتی ہوں اور جس پر میں کریڈٹ دیتی ہوں گورنمنٹ کو کہ گورنمنٹ نے اس چیز کو Seriously لیا۔ جناب سپیکر، اس وقت اسلامیہ کالجیٹ سکول یونیورسٹی میں ایک واک ہوئی اور اس میں یہ کہا گیا کہ ہم Victims ہیں، ہمارے ساتھ جنسی Harassment ہو رہی ہے، ہمیں کہہ رہے ہیں ہم آپ کا پیپر پاس کروا دیتے ہیں لیکن آپ ہمارے ساتھ Date کریں، آپ ہمارے ساتھ چائے کے لئے جائیں یا آپ ہمارے ساتھ کافی پینے کے لئے جائیں یا ڈنر کرنے کے لئے جائیں، تو ہم آپ کا پیپر بھی حل کر دیں گے اور ہم آپ کو نمبرز بھی زیادہ دیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، ان میں سے میرے پاس پانچ لڑکیاں آئیں جو کہ اسلامیہ یونیورسٹی کی تھیں اور وہ بہت اچھے گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں مگر ان کے والدین اگر چاہیں تو وہ خود بھی بدلہ، میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ وہ خود بھی بدلہ لے سکتے ہیں لیکن اس فورم کے ذریعے ہم ان درندوں کو جو کہ ٹیچرز کے نام پر دھبہ ہیں، جو کہ ٹیچرز کے نام پر یہ سمجھتے ہیں کہ سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے کہ ہم نے ان کو مارکس دینے ہیں، ہم نے اس کو فرسٹ پوزیشن میں لانا ہے اور ہم یہ پرائی بچیاں ہم ان کو جیسے بھی کہیں گے یہ آئیں گی، اب جو Victims میرے پاس آئیں، اس نے کہا کہ مجھے ایک ڈین نے بلایا اور اس نے دوسری جو لڑکی تھی اس کو کہا کہ باہر نکل جاؤ اور دروازے کو لاک کیا اور پھر مجھے اس نے ہراساں کرنے کی کوشش کی، جب اس نے ہراساں کرنے کی کوشش کی تو بقول اس لڑکی کے اس نے یہ کہا کہ تم مجھ سے فرینڈشپ کرو اور اگر فرینڈشپ نہیں کروگی تو میں تمہاری زندگی اجیرن کر دوں گا، چونکہ جناب سپیکر صاحب، اسی فلور پہ میرا

خیال ہے بارہ سال یا گیارہ سال Ombudsmen person کی جاب جو تھی وہ ویکنسی خالی تھی میں نے یہاں پر قرار داد پیش کی، Ombudsmen person ایک ایسی عورت آئی، میں سمجھتی ہوں کہ وہ کوآپریٹیو ہیں، پھر انہوں نے مجھے کہا کہ اپنی ایک وائس ریکارڈ کر کے پھر میں نے وائس ریکارڈ کی کہ یہ ایک ناقابل تلافی جرم ہے اور جو بھی میری وائس سن رہا ہے تو اس کو یہ سمجھنا چاہئیے کہ Ombudsmen person یہاں پر ہے اور اسمبلی کا فورم بھی ہمارے پاس ہے، جناب سپیکر، Ombudsmen person کے پاس بھی گئی، اس کے بعد شاہ فرمان صاحب جنہوں نے کہ اپنا پہلے بھی آپ کو پتہ ہے کہ جس کیس میں انہوں نے علیمہ نیازی صاحبہ سے ملاقات کروادی تھی اور پھر وہ سارا معاملہ Settle ہو گیا تھا، بہر حال میں اس میں نہیں جانا چاہتی ہوں کہ مجھے اس پہ بھی اعتماد نہیں تھا جو پہلے ان کی گورنر انسپکشن ٹیم کے سرابرہ تھے، ابھی مجھے تو کیا مجھے تو پتہ ہی نہیں ہے کہ کون ہے لیکن ان لڑکیوں کے بقول ان کو شاہ فرمان کی جو انسپکشن ٹیم ہے، اس پر بالکل اعتماد نہیں ہے، وہ ان کو ڈانواں ڈول کر رہے ہیں، ان کو کچھ پتہ نہیں کیا کر رہے ہیں، پھر میں نے Ombudsmen person سے بات کی تو ہم لوگوں نے جب آپس میں بات کی تو اس میں یہ ہوا کہ ہم نے شیشے لگوا دیئے، جو ڈینز اور پروفیسرز کے کمرے ہیں وہاں پہ ہم لوگوں نے شیشے لگوا دیئے اور میری Suggestion پہ پھر یہ ہوا کہ ہم نے کیمرے لگوا دیئے۔ جناب سپیکر، یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ جس میں ورکنگ ویمن بھی آتی ہیں جو کہ Harassment، جناب سپیکر، چونکہ یہ بات مجھے 1988 سے پتہ ہے جب میں امریکن قونسلیٹ میں کام کرتی تھی تو ہمارے پاس ایک لفافہ آتا تھا اور اس پر لکھا ہوتا تھا، Only for eyes اگر کسی کو Sexual harassment ہو، کسی کو Bad touch ہو تو آپ اسی نمبر پر بھیج سکتے ہیں تاکہ وہی آدمی یہ لفافہ کھولے اور اس کو پتہ چلے کہ میری فلاں ورکر کے ساتھ یا فلاں میل ورکر ہے، اس کے ساتھ Harassment ہو رہی ہے، تو جناب سپیکر صاحب، یہاں پر لڑکیاں جو ہیں پھر انہوں نے واک کیا ہے اور مجھے کافی کال موصول ہو رہی ہیں کہ ہمیں یہاں پر جو لوگ Harassment کرتے ہیں وہ بھی کسی کی سرپرستی میں ہی کرتے ہیں ورنہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی پروفیسر ہو، کوئی ڈین ہو تو وہ بغیر کسی کی سرپرستی میں اس قسم کی حرکات کریں، جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ یہاں پہ چائلڈ میرج کا بل ابھی تک پڑا ہوا ہے، نہیں آرہا ہے، یہاں پر Child abuse کا بل ابھی تک نہیں آرہا ہے جناب سپیکر صاحب، یہاں پر جو بھی کمیٹی بنتی ہے، ساری اوپر سے ایسی غائب ہو جاتی ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ غائب ہو جاتے ہیں جناب

سپیکر صاحب، اگر آپ کو یاد ہو تو آپ نے احتراماً اس Child abuse پر کھڑے ہو کے احترام سے آپ نے ان کو سلام پیش کیا تھا اور اس پر ایک کمیٹی بنی تھی آپ کی چیئر میں، اور اس میں پھر تین کمیٹیاں بنی تھیں جن میں لیجسلیشن کی بھی تھی، جن میں Awareness کی بھی تھی، جن میں Implementation کی بھی تھی، Unfortunately ان کے جو سربراہان آپ نے مقرر کئے تھے، وہ سربراہان نہیں آئے، ایک کمیٹی کو میں نے چیئر کیا، ایک کمیٹی کو ہماری جو جے یو آئی (ایف) سے تعلق رکھتی ہیں، انہوں نے چیئر کیا اور ایک کو ڈاکٹر سمیرا شمس نے چیئر کیا، پھر وہ رپورٹ آپ کے پاس آئی لیکن Child abuse کا آپ دیکھ لیں بڈھ بیر میں کیا ہو رہا ہے، آپ دیکھ لیں چارسدہ میں کیا ہو رہا ہے؟ لیکن سر، میں اپنے فلیٹ سے باہر نہیں جاؤنگی کیونکہ یہ آپ کا کام ہے، آپ رولنگ دیتے ہیں، منسٹر رولنگ دیتا ہے، خدا کی قسم یہ جو سیکرٹری ہیں ان سیکرٹریوں کے ایک کان میں بات جاتی ہے اور دوسرے کان سے نکل جاتی ہے کہ جیسے ہم نے کچھ سنا ہے نہیں جناب سپیکر، ہماری اسمبلی بے توقیری کا نشانہ بن گئی ہے ان سیکرٹریوں کے ہاتھوں، ان ایڈمنسٹریشن کے لوگوں کے ہاتھوں جناب سپیکر، اور وہ یہ ہے کہ آپ کی گرفت جو ہے، سوری میں آپ کو مخاطب اس لئے کر رہی ہوں کہ آپ کی گرفت کمزور ہے، اگر آپ یہاں پر سیکرٹریوں کو بلائیں اور ان کو کہیں کہ یہاں پہ حاضری لگوائیں اور جو ایڈیشنل سیکرٹری سے کم آئے اس کو اسی وقت Punishment دیں تو تب یہ بات جا کر صاف ہو گی، بہر حال میں کمیٹی کے لئے درخواست کرتی ہوں اور میں چاہونگی کہ اس میں ہمیں کوئی منسٹر نہیں چاہیئے، ہمیں کسی منسٹر پہ اعتماد نہیں ہے، یہاں پر میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد غائب ہو جاتے ہیں جیسے کہ چائلڈ پروٹیکشن کا جیسے کہ عورتوں کے دوسرے تمام، آپ کی رولنگ کوئی کام نہیں کرتی، ایشورنسز کوئی کام نہیں کرتیں جناب سپیکر صاحب، اس پہ کمیٹی ایسی بنائیں جو ایماندار لوگوں کی ہو، جو ٹائم دے سکیں، میں نے تو Resign کیا ہوا ہے کیونکہ مجھے پتہ ہے کوئی منسٹر نہیں ہے، پی اے سی میں کوئی عورت نہیں ہے، تو جناب سپیکر صاحب، یہ کمیٹیاں کیوں چلا رہے ہیں؟ جب کمیٹی میں کوئی چیز جاتی ہے اور اس میں میں ایک اور بات بھی کہوں گی کہ آپ کے نذیر عباسی صاحب اگر وہ یہ عہدہ چیئر مین Own کرنے کے لئے اگر اہل نہیں تھے تو وہ آج تین مہینے ہو گئے ہیں، لوگ باہر دھرنا لگا کے بیٹھے ہوئے ہیں، وہ نہیں آتے، ان کو میں نے ایک ہزار کال کی ہیں، آپ نے ان کو پانچ سو کالیں کی ہیں، ڈپٹی سپیکر نے ان کو پانچ سو کالیں کی ہیں، اس کے باوجود وہ کمیٹی کا اجلاس نہیں بلا رہے ہیں، تو جناب سپیکر، ایسے لوگوں کو آپ کیوں دیتے ہیں چیئر مین شپ جو چلا ہی نہ

سکیں؟ جو اپنے کاروبار میں مصروف ہوں، جو اپنے حلقے میں مصروف ہوں، پھر یہ ساری کمیٹیاں عورتوں کو دے دیں، عورتیں اس کو بہتر طور پر چلا سکتی ہیں۔ بہر حال مجھے اس پر کمیٹی چاہئیے، اگر میرے خیال میں میری ساتھی اگر چلی گئی ہیں، اگر کوئی بات کرنا چاہے لیکن مجھے کمیٹی چاہئیے ہو گی۔ جناب سپیکر صاحب، تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: پہلی بات تو میں Clarify کر دوں کہ مجھے طاقت اس ایوان نے دی ہوئی ہے، میں اسی فلور سے میں نے چیف سیکرٹری تک بات کی جو شاید آج سے پہلے کسی سپیکر نے نہیں کی اور نمبر ٹو، ایڈیشنل سیکرٹری سے کم کسی آفیسر کو ہم چھوڑتے ہی نہیں ہیں، یہ ہم سب نے طے کیا ہوا ہے، سیکرٹری، سپیشل سیکرٹری اور ایڈیشنل سیکرٹری، ان سے کم کا کوئی آفیسر میرے نوٹس میں اگر آتا ہے تو میں اس کو کھڑے کھڑے ہاؤس سے نکال دیتا ہوں، تو وہ رہے گا۔ تیسری میں شدت سے محسوس کر رہا ہوں، کافی دنوں سے ہمارے ایم پی ایز کی پریولیج موشنز آ رہی ہیں جن میں ٹریژری بینچز کے لوگ بھی شامل ہیں اور اپوزیشن کے بھی شامل ہیں، تو یہ میں حکومت سے کہوں گا اور حکومت کے جو وزراء یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، کہ براہ مہربانی اس کو آپ کیبنٹ میں ڈسکس کریں کہ ہر ممبر کی، وہ عوامی نمائندہ ہے اور ایک Importance ہے، کسی بیوروکریٹ کے اندر یہ جرات نہیں ہونی چاہئیے کہ کسی بھی ایم پی اے کے ساتھ اس کا رویہ منفی ہو، ہاں اگر کوئی ایم پی اے آپ سمجھتے ہیں کہ غلط بات کر رہا ہے تو آپ اس کو As a Speaker میرے نوٹس میں سیکرٹری صاحبان سے میں یہ کہہ رہا ہوں، آپ لا سکتے ہیں، پھر ہم اس ایم پی اے سے خود پوچھیں گے کہ آپ نے یہ غلط کام کے لئے کسی پہ دباؤ ڈالا، لیکن عوامی نمائندے ہیں، عوامی کاموں کے لئے وہ جائیں گے اور آپ کا کام ہے کہ ان کو سنیں۔ ابھی وزیر اعلیٰ نے ایک بڑا اچھا اقدام کیا ہے کہ تمام ضلعوں کے ڈپٹی کمشنرز کو تین گھنٹے کے لئے باؤنڈ کر دیا ہے کہ وہ ڈیلی تین گھنٹے عوام کو سنیں گے روزانہ اور میں یہ کہوں گا کہ تمام ڈیپارٹمنٹس کے سیکرٹریز کو بھی باؤنڈ کر دیا جائے کہ وہ ایک Specific period daily جو ہے وہ ایم پی ایز کو سنیں تاکہ اس ٹائم پہ وہ جائیں اور اپنے جو بھی مسئلے ہیں وہ کنسرنڈ سیکرٹری تک پہنچا سکیں اور پریولیج کمیٹی سے میں یہ کہوں گا کہ بالکل سخت رویہ رکھے، جو بزنس آپ کے پاس گیا ہے اور اس کو Day to day hearing کر کے آپ کے پاس بہت سارا بزنس جمع ہو گیا ہے، ان کو بالکل سزا دیں، قرار واقعی سزا دیں تاکہ کوئی بھی بیوروکریٹ یہ جرات نہ کر سکے کہ کسی بھی ممبر کی سبکی یا رسوائی ہو۔ جی منسٹر فار ہائر ایجوکیشن، جی سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ ایک ایڈجرمنٹ موشن بڑی اہم ہے جس حوالے سے نگہت بی بی نے بات کی ہے اور یہ واقعات جو آئے روز ہم سنتے ہیں، حالانکہ جو تعلیمی ادارے ہیں خاص طور پر جہاں تعلیم و تربیت ہوتی ہے بچوں کی اور اس سے قومیں بنتی ہیں، وہاں پر اس طرح کے جو ذمہ دار لوگ ہیں جن کا انہوں نے ایک ذکر کیا کسی ڈین کا، بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس قسم کے لوگوں کو وہاں تعینات کیا جاتا ہے اور پھر یہ جو ایک خبر لگ جاتی ہے، اس کے بعد ان کے خلاف کوئی ایکشن ہی نہیں ہوتا تو پھر کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جناب سپیکر، آپ نے ایک بات کی، آپ کئی دفعہ یہاں اس چیئر سے یہ رولنگ دے چکے ہیں لیکن ہم نے روزمرہ حالات کے مطابق دیکھا ہے کہ کوئی بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا ہے جناب سپیکر، یہ آپ کی نہیں حکومت کی کمزوری نظر آتی ہے، یہاں اس چیئر سے اگر سپیکر کوئی بات کرتا ہے، رولنگ دیتا ہے اور وہ حکومت کے عوام کے مفاد میں ہوتی ہے تو جو حکومت ہوتی ہے، یہ اس کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اس پہ عمل درآمد کرائے لیکن چونکہ حکومت بہت سارے مشاغل میں مصروف ہے اور اس طرف وہ توجہ نہیں دیتی جس کی وجہ سے ایم پی ایز صاحبان جو آتے ہیں جو عوام کے منتخب نمائندے ہیں، وہ یہاں پر پھر اپنی تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں، اس پر کچھ نہیں ہوتا، تو اس وجہ سے پہلے تو حکومت اپنی ذمہ داری محسوس کرے، ایک ڈائریکشن دے، بڑی اچھی بات آپ نے کی، ٹھیک ہے تمام ڈی سیز کو ہدایات دے دی ہیں وزیر اعلیٰ صاحب نے لیکن وہاں پر ڈی سی سننے کے لئے ایم پی اے کو جاننے کے لئے ڈی سی سے بھی اگر ٹائم لینے کی ضرورت پڑ گئی یا کسی جگہ اور پڑ گئی تو پھر وہ اس کو کب سنائے گا، جب ٹائم ملے گا تو پھر اس سے بات ہو گی، حالانکہ ایک منتخب نمائندے کا یہ حق ہے، استحقاق ہے، وہ کسی وقت بھی کسی اہم مسئلے میں اگر کسی آفیسر سے بات کرے، یہ اس کا استحقاق بنتا ہے وہ کر سکتا ہے، وہ مل سکتا ہے، وہ بات کر سکتا ہے، ہاں اگر کوئی غلط دباؤ ڈالتا ہے تو اس افسر کا، بیوروکریٹ کا یہ حق بنتا ہے کہ اگر غلط کوئی دباؤ ڈالتا ہے تو اس کے خلاف شکایت کرے لیکن باقی جس طریقے سے بات ہو رہی ہے، بڑی ایک تبدیلی آ رہی ہے جناب سپیکر، ہم نے بھی اسمبلیاں دیکھی ہیں، 1985 سے چلے آ رہے ہیں، دیکھتے رہے لیکن پہلی دفعہ، اس دفعہ ان کے دور میں منتخب نمائندوں کی جس طرح بے توقیری ہو رہی ہے کبھی اس طرح نہیں دیکھا، خدا گواہ ہے، کبھی اس طریقے سے نہیں دیکھا کہ ایک منتخب نمائندہ اپنی ذات کے لئے نہیں کرتا، عوام کا منتخب ہے اور عوام کے لئے بات کرتا ہے، حلقے کے لئے بات کرتا ہے، صوبے کے لئے بات کرتا ہے، ملک کے لئے بات کرتا ہے تو اس کا سننا تو سرکاری افسر کی ذمہ داری بنتی ہے، اس سے کبھی انحراف نہیں کر سکتا اور اگر وہ نہیں سنتا تو اس

کے خلاف ایکشن ہونا چاہیئے۔ دوسری بات جس طرح کی یہ ایڈجرمنٹ موشن آئی ہے، یہاں یہ حکومت اس وقت بڑے دعوے کرتی ہے، ان کا وزیراعظم کہتا ہے، مدینہ کی ریاست کا نام لیتا ہے، افسوس سے کہنا پڑتا ہے مدینہ کی ریاست میں اگر کوئی اس طرح جرائم ہوتے تھے یا جو بھی ہوتا تو فوری طور پر سزا دی جاتی لیکن مدینہ کی ریاست کو خدارااس طرح بدنام نہ کریں، کم از کم عملی طور پر جو اس طرح کے واقعات ہیں جس طرح یونیورسٹی میں Harassment کی جاتی ہے، دوسرے تیسرے دن اس کا انتظام کیا جائے، اس کا تدارک کس طریقے سے ہو، بنیادی طور پر اگر مدینہ کی ریاست کی بات یہ کرتے ہیں، پہلی بات یہ کریں Co-education ختم کریں، یونیورسٹیوں میں بچیوں کے لئے علیٰحدہ یونیورسٹی ہونی چاہیئے، بچوں کے لئے علیٰحدہ یونیورسٹی ہونی چاہیئے، کالجز علیٰحدہ علیٰحدہ ہونے چاہئیں، اس کا انتظام کریں، تمام بچے اور بچیاں علیٰحدہ ایجوکیشن ان کو دی جائے، پھر اس طرح کی نوبت نہیں آئے گی، اگر وہ نہیں ہو سکتا تو کیا مدینہ یونیورسٹی میں اکھٹی یونیورسٹی ہوتی تھی اور مدینہ کی ریاست میں کیا وہاں پر اسی طریقے سے ایجوکیشن سسٹم ہوتا تھا جو آج یہاں چل رہا ہے، ہم اگر سوچتے ہیں، اسلامی مملکت خداداد پاکستان کی بات کرتے ہیں، اسلام کی بات کرتے ہیں، اسلام کے نام پر یہ ملک حاصل ہوا ہے، کونسی اسلامی اصلاحات ہوئیں، کس طریقے سے ہوئیں؟ لیکن کم از کم یونیورسٹیوں میں اس طرح کے واقعات جو غیر مسلم یونیورسٹی کے لوگ ہیں جو اس طرح کے یونیورسٹی کے حالات سنتے ہیں، وہ شرما جاتے ہیں کیونکہ وہاں تعلیم کے لئے بچیوں کو بھیجا جاتا ہے، بچے پڑھتے ہیں، وہاں انہیں تربیت دی جاتی ہے کہ ایک انسان کس طرح بنتا ہے، ایک مسلمان کس طرح بنتا ہے، ایک باعزت شہری کس طرح بنتا ہے؟ تو اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ایڈجرمنٹ موشن ہے، اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور جو لوگ اس میں ملوث ہوں ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور اس پر عملی اقدامات اٹھانے چاہئیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، تھینک یو، تھینک یو جی۔ کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> سر، بڑا Important issue نگہت بی بی نے اٹھایا ہے، اس سے پہلے میں صرف دو منٹ کے لئے ڈیرہ اسماعیل خان میں آج قیس جاوید صاحب ہیں، ہماری ینارٹی کے تحصیل ممبر تھے، ہمارے ساتھ ہاؤس میں تھے، ان کو وہاں پہ قتل کیا گیا ہے تو میری گزارش ہو گی ان سے، حکومت سے، خدا را کچھ سنجیدگی دکھائیں، پہلے بھی ڈی آئی خان میں ایک واقعہ ہوا، بائیس لوگ نہر میں ڈوبے لیکن حکومت کی وہاں پہ کوئی توجہ نہیں تھی، یہ کل واقعہ ہوا ہے، امن وامان کے حوالے سے ڈی آئی خان کی حالت دن

بدن بگڑتی جارہی ہے اور بد قسمتی سے ڈی آئی خان نے بہت برے وقت بھی ماضی میں دیکھے ہیں تو خدارا میری ان سے گزارش ہو گی، ہمارے قیس جاوید صاحب تھے، ہمارے بھائی تھے، تحصیل ممبر بھی تھے ہمارے ساتھ، تو اس کو کل شام ان کے گھر کے سامنے ہی بالکل ان کا دروازہ کھٹکٹا کے جب گھر سے باہر نکلے تو ان پر فائر کیا گیا اس بے دردی سے، تو افسوس بھی ہوتا ہے اور ہم ان سے گزارش کرتے ہیں کہ خدارا اس پہ جس طرح نگہت بی بی نے سپیکر صاحب، بات کی، یہ بڑا Important issue ہے اور ہمارے ہاؤس میں اکثر لوگ لیجسلیٹرز اس سبجیکٹ پہ بات کرنے سے کتراتے ہیں اور جتنا بھی ہم اس سے کترائیں گے تو اس ایشو کو ہم Solve نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر، مختصراً میری دو تین اس میں Suggestions ہیں، میں چاہتا ہوں آپ خود اس پر بیٹھ کر، کیونکہ آپ لیجسلیشن میں کافی دلچسپی لیتے ہیں اور بہت سارے ایشوز آپ خود Solve کرتے ہیں کیونکہ حکومت کی غیر سنجیدگی پر ہم نے بے تحاشہ آپ کو گزارش کی لیکن اس طرف کوئی توجہ ان کی نہیں ہو رہی جناب سپیکر، میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں، ہمارے جتنے بھی Anti sexual harassment laws ہیں، ان کو باقاعدہ آویزاں کیا جائے Public places پہ، آج آپ رولنگ دیں جو ہماری کے پی اسمبلی ہے، یہاں پہ اس کو آویزاں کیا جائے تاکہ لوگوں کو اور جب تک ہم اپنی بچیوں اور بہنوں کو Aware نہیں کریں گے جناب سپیکر، (تالیاں) جب تک ان کو Awareness نہیں دیں گے کیونکہ اس کے لاز موجود ہیں لیکن اس کی Utilization نہیں ہے، Online آپ کے پاس بہت سارے فورمز موجود ہیں لیکن یہ اس وقت Avail ہوں گے جس وقت ہماری بچیوں کو بہنوں کو اس چیز کا پتہ ہو گا اور اس میں ہماری مستورات لیجسلیٹرز کافی Active role play کر سکتی ہیں۔ نمبر دو سرا جناب سپیکر، یہ بڑا Integrated system ہے، آج بھی آپ فگرز اٹھا کے دیکھ لیں، پورے پاکستان میں پولیس میں مستورات کی جو شرح ہے وہ One percent سے بھی کم ہے، اس خیبر پختونخوا میں پولیس کی شرح آپ اٹھا کے دیکھ لیں تو میرے خیال میں کانسٹیبل کی جو شرح ہے وہ 0.5 سے بھی کم ہے، مجھے بتائیں ہم کس طرح اپنی بچیوں کو بہنوں کو ان رولز کے حوالے سے، ان لاز کے حوالے سے Aware کریں گے اور جب تک Male dominant society میں تھانوں میں آپ ان کے لئے Friendly ماحول نہیں بنائیں گے، جب تک آپ مستورات کے لئے پولیس میں ایک شرح نہیں رکھیں گے تو اس کا حل بڑا مشکل ہے، تو جس طرح نگہت بی بی نے بات کی ہے، کمیٹی کے پاس

اس کو جانا چاہئیے، وہاں پہ ہم ڈیبیٹ کریں، ڈسکشن کریں اور اس کے لئے Fruitful suggestions دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ نعیمہ کشور صاحبہ۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، اس تحریک التواء کو ہم ایک ایسے وقت پہ ڈسکس کر رہے ہیں جب پورے انٹر نیشنلی ہم آج کل پندرہ دن جو صنفی برابری کے دن ہیں، آج کل ہم منا رہے ہیں، پوری دنیا میں یہ صنفی برابری کے جو پندرہ دن ہیں، ان کو ہم منا رہے ہیں، مختلف ایونٹس اس حوالے سے منعقد ہو رہے ہیں کہ جو ہمارا کمزور طبقہ ہے اس پہ ظلم ہو رہا ہے، اس پہ زیادتیاں ہو رہی ہیں، چاہے ہمارے بچے ہوں چاہے ہمارے خواجہ سرا کا جو طبقہ ہے، چاہے ہماری خواتین ہوں کہ ان پہ جو ظلم زیادتی ہو رہی ہے جناب سپیکر صاحب، اگر ہم دیکھیں تو میرے خیال میں لاء کی کمی نہیں ہے، Implementation کی کمی ہے، ہمیں Implementation کی طرف جانا چاہئیے، بہت ساری اس کی وجوہات ہیں، اگر ہم اس کی طرف جائیں، سب سے بڑی وجہ جو میں سمجھتی ہوں وہ یہ ہے کہ ہم نے اسلامی تعلیمات سے بہت زیادہ روگردانی کی ہے، اگر ہم اسلامی تعلیمات پہ فوکس کریں، اگر ہم اپنی اسلامی تعلیمات سے صحیح آگاہی دیں، اپنی اسلامی تعلیمات کو صحیح طرح سے فروغ دیں اور اسی پہ کاربند رہیں تو بہت سارے مسائل حل ہو جائیں گے اور یہ جو اس قسم کی چیزیں ہیں، ہمیں ان سے نجات مل جائے گی۔ دوسری جو اہم وجہ ہے، وہ یہ ہے کہ ہم قوانین تو بنا دیتے ہیں لیکن ان قوانین کا ان خواتین کو Awareness نہیں ہے، ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ میرے حقوق کیا ہیں؟ مجھے اپنے ملک نے یا جو میرے آئین نے مجھے حق دیا ہے یا میں اپنا حق کس انداز سے لے سکتی ہوں؟ Awareness کی کمی ہے، ان قوانین کی جو Implementation ہے، اس کی کمی ہے، ان چیزوں پہ بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے، جو یہاں پہ میں بات کرنا چاہ رہی ہوں جناب سپیکر صاحب، آپ کی سربراہی میں کمیٹی بنی تھی، اس نے بہت اچھی Recommendations دی تھیں، اس وقت بھی میں اس پہ بات کرنا چاہ رہی تھی لیکن موقع نہیں ملا، ان Recommendations کو ابھی تک اس پہ کوئی عمل درآمد نہیں ہوا، اس کو Implement کرنے کی ضرورت ہے، اس میں تین چیزیں تھیں، ایک اس میں Awareness تھی نہ اس میں ابھی تک کچھ کام ہوا، تقریباً میرے خیال میں سال ہونے کو ہے، نہ ابھی تک اس کی جو Awareness ہے اس پہ کوئی Implementation ہوئی، اس میں دوسری لیجسلیشن کی تھی، ابھی

تک کوئی لیجسلیشن پہ توجہ نہیں دی گئی۔اس میں تیسری تھی کہ اس میں Implementation کس طرح ہو، نہ ابھی تک اس پہ کوئی توجہ دی گئی،آپ نے، مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے، تین دفعہ اس ہاؤس میں منسٹر صاحب کی Explanation call کی ہے لیکن تین دفعہ آئیں بائیں شائیں جواب ملا ہے کہ ابھی ہم کر رہے ہیں جناب سپیکر صاحب، یہ اس ہاؤس کے ساتھ مذاق ہے،اس کو اب ختم ہونا چاہیئے، ہمیں ابھی ایک ٹائم فریم ملنا چاہیئے کیونکہ یہ چیزیں بڑھ رہی ہیں، میں ان چیزوں کو ہاؤس میں اس لئے نہیں لانا چاہ رہی کہ یہ ہمارے ملک کی بدنامی کا باعث بن رہی ہیں، یہ جب انٹرنیشنل میڈیا پہ جاتا ہے تو یہ ہمارے ملک کی اس لئے بدنامی ہے کہ ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان میں رہتے ہیں تو پھر ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک اسلامی ملک میں اس قسم کے واقعات ہماری شرمندگی کا باعث بنتے ہیں، تو جو آپ کی کمیٹی ہے اس کی Implementation ہمیں چاہیئے، ہمیں اپنے منسٹر اور حکومت کا جواب چاہیئے اور اگر نہیں تو کم از کم اس دن، آخری ایک بات کرتی ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، بس کافی ہو گیا ہے، آپ بہت لمبی بات کرتے ہیں، پورا گھنٹہ کرتے ہیں، آپ کو مزید ٹائم نہیں مل سکتا۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> میں ایک آخری بات سپیکر صاحب، ایک آخری بات میں کرتی ہوں، ہم ابھی ہاسپٹل کے وزٹ سے آرہے ہیں، ابھی ہاسپٹل میں مجھے ایک رقعہ ملا ہے اور انہوں نے کہا کہ ادھر آپ وزٹ کریں، Harassment ہو رہی ہے، تو یہ حالات ہیں، اس تحریک التواء کو آپ کمیٹی کے حوالے کریں کہ ان چیزوں کو اب رکنا چاہیئے، تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں ایڈجرمنٹ موشن یہ پہلی دفعہ ہاؤس میں آئی اور یہ بحث کے لئے منظور ہو چکی ہے، اس پہ بحث ہو رہی ہے سیر حاصل، اس کو کمیٹی میں نہیں بھیجا جا سکتا، اس پہ ریزولوشن لائی جا سکتی ہے تو At the end آپ ایک ریزولوشن تیار کر لیں، وہ ہم لے آتے ہیں، جی منسٹر صاحب، جواب دیں، بس بہت باتیں ہو گئی ہیں، اب مغرب ہو رہی ہے، ہر پارٹی کی نمائندگی ہو چکی، جی۔

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم):</u> شکریہ مسٹر سپیکر۔ نگہت بی بی نے ایک اہم مدعا آج فلور آف دی ہاؤس پہ چھیڑا ہے، بڑا Important ہے اور بڑا سیریس بھی ہے۔ بالکل وہ ٹھیک کہہ رہی ہیں، تقریباً تین مہینے کمپلیٹ ہو رہے ہیں ہائر ایجوکیشن میں اور اس میں دو کیسز رپورٹ ہوئے ہیں Harassment کے، ایک اسلامیہ کالج یونیورسٹی میں جو انہوں نے بات کی، کچھ ہماری سٹوڈنٹس وہ As

انہوں نے واک کیااور ایک واقعہ سوات یونیورسٹی سے رپورٹ ہوا، دونوں پہ جو ہمارا ا یکٹ a protest ہے اور جو چانسلرز ہیں یونیورسٹیز کے As per the Act گورنر صاحب ان کو فوراً ہی Within 24 hours ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے Recommendations گئیں، ہمارے پاس قانون کے مطابق جو پروونژن ہے اور اس میں Within 24 hours ہم نے گورنر صاحب کو دو آپشنز دیں کہ یا جو قانون میں ہے کہ گورنر انسپکشن ٹیم اس کو Inquire کرے اس ایشو کو یا ایک انکوائری کمیٹی بنادی جائے، تو اس کو ہم نے Accordingly takeup کیا اور دونوں ایشوز گورنر انسپیکشن ٹیم ان کو دیکھ رہی ہے، Within a specific time line اس میں متعلقہ وی سیز کو بھی Engage کیا گیا اور جو کمپلینٹس ہیں ان کو بھی ہم نے Involve کیا۔ مسٹر سپیکر، جیسے نگہت صاحبہ نے کہا اور سردار یوسف صاحب نے بھی اور احمد کنڈی صاحب نے بھی، نعیمہ کشور صاحبہ نے بھی، یہ ایشو ہے بڑا سیریس، اس کو ہم نے Broader perspective میں دیکھنا ہے، اس کو ہم نے کوئی سیاسی رنگ نہیں دینا، مجھے سردار یوسف صاحب کی جو Suggestions ہیں ان سے اختلاف ہے کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ Co-education کو ختم کر دیا جائے، یہ کسی صورت قابل قبول نہیں ہے، ہم جہاں پہ کنڈی صاحب کہہ رہے ہیں کہ One percent ایک ادارے میں خواتین کی نمائندگی ہے، ہم اگر ہاؤس میں دیکھ لیں، ہمارے ہاؤس میں ٹھیک ٹھاک خواتین Respected Members کی نمائندگی ہے تو ہم اس چیز کو Afford نہیں کر سکتے، ہماری Already ویمن یونیورسٹیز ہیں، شہید محترمہ بینظیر بھٹو یونیورسٹی ہے صوابی میں، ویمن یونیورسٹی ہے ایبٹ آباد میں، ہر جگہ پہ ہے لیکن اس سے ہم Cater نہیں کر پا رہے۔ ہم جو صنفی برابری کی ہماری بہن نے بات کی، ہم جب وہ بات کر رہے ہیں تو ان کو Equal opportunities دینا بہت زیادہ ضروری ہے، تو ہم ان کی Suggestion سے میں Personally اور شاید مجھے لگتا ہے کہ یہ ان کی ذاتی رائے ہو گی، ان کی پارٹی کی بھی یہ رائے نہیں ہو گی ورنہ یہ رہے ہیں پانچ سال حکومت میں، ادھر انہوں نے کوئی ویمن یونیورسٹی بند نہیں کی، تو یہ ان کی ذاتی رائے ہو سکتی ہے، ہم ان سے کسی صورت As a House میں اس کے ساتھ Agree نہیں کرتا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں دیکھنا ہے کہ اب آگے کا Way Forward کیا ہے؟ Anti Harassment Act, 2010 میں ہے جس کا ذکر نگہت بی بی نے کیا، اس میں ہمیں Improvement کی ضرورت ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر جو ہماری ویمن پارلیمنٹیرین ہیں جو یہاں پہ بیٹھی ہوئی ہیں دونوں سائڈ سے وہ اپنی Suggestions compile

کریں، بلکہ نہ صرف ویمن بلکہ جو Male side ہے وہ بھی اپنی Suggestions دے سکتے ہیں، In writing میرے آفس میں دے سکتے ہیں، اس ہاؤس میں جمع کرا سکتے ہیں، اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے۔ جو احمد کنڈی بھائی نے باتیں کیں، جو Suggestions ہیں ان کی کہ Prominent جگہوں پر لگے، یہ Already Law کا حصہ ہے کہ جو Anti Harassment قوانین ہیں Prominently یہ ہر دفتر میں لگے لیکن اس کو مزید Enforce کیا جا سکتا ہے یونیورسٹیز میں اور جو ان کی Suggestions ہیں، جیسے انہوں نے One percent والی بات کی، بڑی Important ہے کہ اگر پولیس میں One percent سے بھی کم ہے تو یہ Alarming ہے، تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس پہ آپ کی جو Valuable Suggestions ہیں وہ ہمیں دیں۔ اگر نگہت بی بی جو کہہ رہی ہیں کہ ان بچیوں کو جو ہماری بہنیں ہیں، جنہوں نے Protest بھی کیا تھا، اگر ان کو اعتراض ہے کہ وہ گورنر انسپیکشن ٹیم سے نہیں کروانا چاہتیں تو بھی وہ In Writing ہمیں دے دیں، ہم بے شک کوئی انکوائری کمیٹی بنا سکتے ہیں، ہم ان کو Further Elaborate کر سکتے ہیں ان کے Consensus سے کہ چونکہ وہ Complainants ہیں، ان کی Satisfaction بہت زیادہ ضروری ہے، میں Quickly آپ کو بتا دیتا ہوں کہ Last three months میں ہم نے کیا کیا؟ یہ Harassment کے اس میں اور گورنر صاحب کے ساتھ Consultation میں ایک گورنر ہاؤس میں گورنر صاحب نے ایک ہاٹ لائن بنائی ہے Anti Harassment Hot Line جس پہ ہماری سٹوڈنٹس، ہماری جو خواتین ہیں یا جو بھی ہیں جن کو شکایات ہیں تو Hot Line 24/7 available ہے، میں وہ نمبر بھی نگہت بی بی کے ساتھ شیئر کر لوں گا، اگر اور بھی رپورٹس آتی ہیں تو ان کے اوپر یہ گارنٹی ہے کہ ہم Within 24 Hours جو ہے اس کے اوپر ایکشن لیں گے۔ ایک جو انہوں نے Ombudsperson کی بات کی Federal Ombudsperson بھی اور صوبائی بھی، وہ بھی ان معاملات کو دیکھتی ہیں، وہ بڑی Competent ہیں انہوں نے بھی تعریف کی، ان کے ساتھ بھی اس ایشو کو Take up کیا جا سکتا ہے جو Specific Issues ہیں اور وہ ایکشن بھی لیتی ہیں، پھر اس کے حوالے سے ایک جو بڑا Important اس Present regimen نے ایکشن لیا ہے جس کے بارے میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے کافی حد تک Harassment کی یہ جو کمپلینٹس ہیں یہ کم ہوں گی، وہ یہ ہے کہ Same university کا Same lecturer یا پروفیسر جو ہے وہ Exam نہیں Conduct کرے گا اور یہ بڑا Strictly ہم اس کو Follow کر رہے ہیں مختلف یونیورسٹیز میں کیونکہ

Last week بھی ایک یونیورسٹی کا بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ تھی تو اس میں بڑا Categorically ان کو کہا گیا کہ جو لیکچرر، جو پروفیسر، جو ایسوسی ایٹ پروفیسر، جو اسسٹنٹ پروفیسر جو ٹیچر پڑھائے گا وہ Exam نہیں لے گا، Exam دوسری یونیورسٹی سے ہوگا، تو اس سے اس کی شرح ان شاء اللہ کم ہوگی۔ ایک بڑا Important جو کہ ابھی ہم آٹھ یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز کی تعیناتی کر رہے ہیں اور کل میرے آفس سے وہ سمری جا چکی ہے مسٹر سپیکر، ان کی جو سکروٹنی ہم کر رہے تھے، اس میں ہم نے اس فیکٹر کو بڑی ڈیٹیل میں دیکھا کہ اگر کسی بھی وائس چانسلر کے جو Candidates ہیں، ان کے اوپر کمپلینٹس ہیں، کسی کے اوپر کوئی کیسز ہیں، کسی کے اوپر ماضی میں کوئی کیسز چل چکے ہیں، کسی پولیس سٹیشن میں، ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں کوئی کمپلینٹ ہے تو ہم نے ان کو اس پورے پراسیس سے نکال دیا، ہم نے یہ کہا کہ یہ وائس چانسلر جو اتنا بڑا عہدہ ہے، اس میں ہم ان کو نہیں رکھ سکتے کیونکہ ہمیں اس پہ بڑی تنقید کا بھی سامنا کرنا پڑا کہ بڑا پراسس Lengthy ہوا لیکن ہم نے یہ سکروٹنی Insure کی، باقاعدہ Due diligence کی ہم نے اور یہ الحمد للہ اب ہم آٹھ یونیورسٹیز کے وائس چانسلر اور چھ کے 12 تاریخ اور 13 تاریخ کو انٹرویوز ہو رہے ہیں، اس میں بھی یعنی چودہ پندرہ یونیورسٹیز میں ہم نے یہ Base line بنائی تھی کہ جو بھی وائس چانسلر تعینات ہوں گے ان کے اوپر اگر کسی قسم کی Harassment کی کمپلینٹس ہیں، Immorality کی کمپلینٹس ہیں تو ہم نے ان کو نہیں رکھنا وائس چانسلر، ان کو ہم نے فرسٹ فیز سے ہی آؤٹ کر دیا، یہ مسٹر سپیکر، آپ کی اور ہاؤس کی معلومات کے لئے اور جو ان کی Suggestions ہیں، میرے آفس میں خود ان کے لئے Accessible ہوں وہ دیں، قانون کو بھی ہم پڑھ سکتے ہیں جو Anti harassment قانون ہے، اس میں جو امنڈمنٹ یہ Propose کرتے ہیں، ہم اس کو بھی آگے لے کر جا سکتے ہیں، تھینک یو سو مچ۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں رولنگ دیتا ہوں اور تیس دن کا ٹائم بھی دیتا ہوں، تمام تعلیمی ادارے، یونیورسٹیز، کالجز، ہائر سکنڈری سکولز اور آفسز، وہاں Harassment کے بارے میں لٹریچر جو ہے، پمفلٹ جو ہے، جیسے ہم نے اسمبلی میں بھی باہر لگایا ہوا ہے، یہ آویزاں کیا جائے اور ٹیلی فون نمبر جیسے آپ نے کہا اس کے اوپر ہو تاکہ کسی کو کوئی شکایت ہے تو وہ ٹیلی فون نمبر پہ Contact کر سکیں، اس کے لئے ہمیں سب کو Collectively مل کے Efforts کرنا ہوں گی۔ دوسرا مجھے پھر افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے منسٹر صاحب، کہ یہاں بار بار بات ہوئی، جو اس کی طرف نگہت اور کزئی صاحبہ نے اشارہ کیا، انہوں نے بھی اشارہ کیا، نعیمہ

کسشور نے بھی اور سب نے کہ ہم نے اتنی محنت کر کے تیس دن کے اندر تین کیٹیوں میں Child abuse کے اوپر بڑا ورک کیا تھا اور وہ دن اور آج کا دن، ابھی تک وہ اسمبلی میں نہیں آ رہا، ہمارے سامنے میں نے یہاں منسٹر صاحب Concerned Social Welfare سے بھی بات کی فلور سے، لاء منسٹر صاحب سے بھی، ہمیں یہ کہا گیا کہ کیبنٹ کے تھرو آئے گا، وہ کوئی خدا کے لئے اس کو لائے، روز کیسز ہو رہے ہیں اور پھر قانون ہی نہیں ہے، قانون تواب بھی ہے، اس میں جو اور چیزیں تھیں کہ اس میں بھی Awareness campaign تھی جس پہ میں نے زیادہ فوکس کیا ہوا ہے کہ جب تک یہ قوانین مسجد اور مکتب کے ذریعے میسجز تک نہیں پہنچیں گے، گلی محلے میں نہیں پہنچیں گے، ان لوگوں میں خوف پیدا نہیں ہوگا، یہ Child abuse ختم نہیں ہو سکتا، تواب یہ آپ کو ذمہ داری دیتے ہیں، آج ہم You are a young man, I hope کہ آپ کیبنٹ کے تھرو کوشش کریں کہ پانچ چھ دنوں میں ہمارے پاس لے آئیں یہاں پہ تاکہ ہم اس کو پاس کریں اور اس کے اوپر پھر ہم پوری طرح عمل کریں، تو مجھے یقین ہے کہ یہ Child abuse کی لعنت سے ہم چھٹکارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اس پہ اتنا کام ہوا ہے۔ نگہت بی بی، آپ مطمئن ہیں ان کی اس سپیچ سے؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، میں بات کا جواب نہیں دینا چاہتی تھی کیونکہ Interruption ہو جاتی، سر، یہ دو کیسز نہیں ہیں، میں بیچ میں کیونکہ کچھ چیزیں کھا گئی تھی، تو اس میں کرک میں جو ہاسپٹل ہے وہاں پہ Seventy عورتوں کو میں نے Ombudsperson کے پاس بھیجا Seventy جن کو کہ وہاں کا ڈی ایم ایس اور جو ایم ایس ہے، وہ ان کو ہراساں کر رہا تھا، پھر میں نے ان کو Ombudsperson کے پاس بھیجا، وہ مجھ سے ملیں، ان کو میں نے پھر طریقہ سمجھایا، پھر Ombudsperson کے پاس گئیں، پھر وہاں سے انہوں نے نوٹس کیا، وہاں پہ انہوں نے عدالت لگائی جناب سپیکر صاحب، جتنی Efforts child abuse پہ، Transgender پہ، ویمن ایشوز پہ یہاں پہ ہماری اپوزیشن کی عورتیں کر رہی ہیں، خدا کی قسم اگر آپ کی ٹریژری بینچز کی عورتیں ہمارا ساتھ دیں تو ہم اس قانون کو مطلب اس لیجلیشن کو، اس Awareness کو اتنا کامیاب بنا سکتے ہیں لیکن وہ اپنے نمبر بڑھاتی ہیں اور ہم لوگوں کے لئے بات کرتے ہیں، اب آپ دیکھیں کوئی ایک عورت وہاں پہ موجود ہے کہ جو اس ایشو پہ سمجھ اور بات کرے، انہوں نے کیا کرنا ہے؟ آپ کے پاس قرارداد لانی ہے، قرارداد آپ پاس کر لیں گے، جا کے کسی این جی او سے فنڈ لے لیں گے جناب سپیکر صاحب، ہم وہ قراردادیں نہیں لے کر آتے، ہم یہاں پہ عام لوگوں کی خدمت کے لئے

بیٹھے ہوئے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ایک جو آپ ریاست مدینہ کی بات کرتے ہیں، ریاست مدینہ کے ایک ایک بندے کو اس کا حق ملے، اس کے جو مسائل ہیں ان کے مسئلے کی جڑ ختم ہو لیکن بہر حال آپ نے کمیٹی کے حوالے نہیں کیا، مجھے منظور ہے، میں نے اپنی بات کر دی، میں نے اپنا حق ادا کر دیا، آپ نے اپنا حق ادا کر دیا، یہ تو اب اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں ایک اور بات Add کرنا چاہوں گا کہ یہ جو پبلیسٹی اس کے بارے میں جو بھی Awareness campaign ہو، Different forums ہیں کمپلینٹ کرنے کے اور لوگوں کو کئی فورم کا پتہ بھی نہیں ہے کہ ہم نے کہاں جانا ہے؟ تو ہماری اسمبلی کی ہیومن رائٹس کی کمیٹی بھی ایک موجود ہے، سٹینڈنگ کمیٹی، اس کو بھی اس میں شامل کریں اور Child abuse ہو یا Harassment ہو، وہ ڈائریکٹ اس کے نمبر ہوں لوگوں کے پاس ہیومن رائٹس کمیٹی کے تاکہ لوگ اس کو بھی اپنی شکایت دے سکیں اور ہیومن رائٹس کمیٹی جو ہے That means Assembly وہ اسمبلی کی کمیٹی ہے تاکہ یہ Matters اس کمیٹی کے ذریعے Sort out ہو کے اسمبلی میں آجائیں اور ہم خود سزائیں دینا بھی شروع کر دیں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The sitting is adjourned till 10:00 am morning of Friday, 11th December, 2020.

(اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 11 دسمبر 2020ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)